بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

شمارہ 22

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

24 رمضان 1440 ہجری قمری ● 30 ہجرت 1398 ہجری شمسی ● 30 مئی 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (آل عمران: 97-98)

ترجمہ: یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کیلئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعث ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کیلئے اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔ اور وہ بھی جو اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 مئی 2019 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیمیافتہ چاہئیں اوران کے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

رباط کے معنی

رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کیلئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان کے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور ایک وہ روحانی مقابلہ کرتے تھے اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں اور پھر ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام آتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیمیافتہ ہوں۔ آجکل گھوڑوں کی تعلیم وتربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ان کو سدھایا سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر ان کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمے ہوں اور وہ بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مضر ثابت ہوں۔

یہ اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیمیافتہ چاہئیں اور ان کے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔ جیسا کہ لڑائی اور میدان جنگ میں علاوہ قوائے بدنی کے تعلیمیافتہ ہونا بھی ضروری ہے اسی طرح اس اندرونی حرب اور جہاد کیلئے نفوس انسانی کی تربیت اور مناسب تعلیم مطلوب ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیطان اس پر غالب آجائے گا اور وہ بہت بُری طرح ذلیل اور رُسوا ہوگا۔ مثلاً اگر ایک شخص توپ وتفنگ، اسلحۂ حرب بندوق وغیرہ تو رکھتا ہو لیکن اسکے استعمال اور چلانے سے ناواقف محض ہو تو وہ دشمن کے مقابلہ میں کبھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتا اور تیر وتفنگ اور سامان حرب بھی ایک شخص رکھتا ہو اور ان کا استعمال بھی جانتا ہو لیکن اس کے بازو میں طاقت نہ ہو تو بھی وہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف طریق اور طرز استعمال کا سیکھ لینا بھی کارآمد اور مفید نہیں ہوسکتا جب تک کہ ورزش اور مشق کر کے بازو میں توانائی اور قوت پیدا نہ کی جاوے۔ اب اگر ایک شخص جو تلوار چلانا تو جانتا ہے لیکن ورزش اور مشق نہیں رکھتا تو میدان حرب میں جا کر جونہی تین چار دفعہ تلوار کو حرکت دے گا اور دو ایک ہاتھ مارے گا اس کے بازو نکمے ہو جائیں گے اور وہ تھک کر بالکل بے کار ہو جائے گا اور خود ہی آخر دشمن کا شکار ہو جائے گا۔

مجاہدہ اور ریاضت

پس سمجھ لو اور خوب سمجھ لو کہ نرا علم وفن اور خشک تعلیم بھی کچھ کام نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ عمل اور مجاہدہ اور ریاضت نہ ہو۔ دیکھو سرکار بھی فوجوں کو اسی خیال سے بیکار نہیں رہنے دیتی۔ عین امن وآرام کے دنوں میں بھی مصنوعی جنگ برپا کر کے فوجوں کو بیکار نہیں ہونے دیتی اور معمولی طور پر چاند ماری اور پریڈ وغیرہ تو ہوتی ہی رہتی ہے۔

جیسا ابھی میں نے بیان کیا کہ میدان کارزار میں کامیاب ہونے کیلئے جہاں ایک طرف طریق استعمال اسلحہ وغیرہ کی تعلیم اور واقفیت کی ضرورت ہے وہاں دوسری طرف ورزش اور محل استعمال کی بھی بڑی بھاری ضرورت ہے اور نیز حرب وضرب میں تعلیمیافتہ گھوڑے چاہئیں۔ یعنی ایسے گھوڑے جو توپوں اور بندوقوں کی آواز سے نہ ڈریں اور گرد وغبار سے پراگندہ ہو کر پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے ہی بڑھیں۔ اسی طرح نفوس انسانی کامل ورزش اور پوری ریاضت اور حقیقی تعلیم کے بغیر اعداء اللہ کے مقابل میدان کارزار میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

عربی زبان کی خوبی

لغت عرب بھی عجیب چیز ہے۔ مقابلہ بھی اسی پر ختم ہے۔ رِبَاط کا لفظ جو آیہ مذکورہ میں آیا ہے جہاں دنیاوی جنگ وجدل اور فنون جنگ کی فلاسفی پر مشتمل ہے وہاں روحانی طور پر اندرونی جنگ اور مجاہدۂ نفس کی حقیقت اور خوبی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک عجیب سلسلہ ہے۔ اسی لئے عربی زبان اُمُّ الۡاَلۡسِنَۃ ہے۔ اس سے وہ کام نکلتے ہیں جو دوسری زبان سے ممکن نہیں اور انشاء اللہ یہ معارف نہایت وضاحت اور لطافت سے کتاب منن الرحمٰن کے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے جو میں نے آجکل عربی زبان کی فضیلت اور اس کو اُمُّ الۡاَلۡسِنَۃ ثابت کرنے کے بارہ میں لکھنی شروع کی ہے۔ معلوم ہو جائے گا کہ یورپین لوگوں کی تحقیقاتیں بالکل نامکمل اور ادھوری ہیں۔ اور ان کو بھی پتہ لگ جائے گا کہ زبانوں کی گم گشتہ ماں بھی اس زمانہ ہی میں جہاں اور گمشدہ دینی صداقتیں مل گئی ہیں، مل گئی ہے اور وہ عربی ہی ہے۔ الغرض عربی زبان کی لغت جسمانی سلسلہ میں روحانی سلسلہ بھی دکھاتی جاتی ہے۔ اس لئے کہ جسمانی امور اور جسمانی باتیں خارجی طور پر ہمارے مشاہدہ میں آتی ہیں اور ہم ان کی ماہیت نہایت سہولت اور آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ پس ان پر قیاس کر کے روحانی سلسلہ اور روحانی امور کی فلاسفی سمجھ میں آنی مشکل نہیں ہوتی اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور برکت ہے جو اس نے اس تاریکی اور ضلالت کے زمانہ میں معرفت کا نور آسمان سے اتارا۔ تا کہ بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھلائے اور ایسا طریق اور پیرایہ ظاہر کیا جو اب تک راز کے طور پر تھا۔ وہ کیا؟ یہی لغت عرب کی فلاسفی اور ماہیت سے استدلال۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کی قدر کرتے اور اس کے لینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 47 تا 49، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

125 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 125 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 27، 28 اور 29 دسمبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بہت تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ ہم بیعت کی تمام ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کریں تاکہ سچے مومن بن سکیں
حضرت مسیح موعودؑ کی باتوں پر عمل کرنے سے ہم روحانیت میں ترقی کر سکتے ہیں، اپنے ایمان کو بڑھا سکتے ہیں، خدا کی قربت حاصل کر سکتے ہیں
قرآن کریم کے مخفی علوم اور باریکیوں کو سمجھ سکتے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کو پہچان سکتے ہیں اور
اپنی اخلاقی حالت کو درست کر سکتے ہیں، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ انکی کتب کو پڑھیں اور ان پر غور وفکر کر کے عمل بھی کریں

میرے خطبات جمعہ غور سے سنا کریں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں اور میری ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں
یہ آپ کے ایمان اور خلافت سے وابستگی میں تقویت کا باعث بنے گا، آج اسلام کی احیائے نو اور دنیا میں امن کا حصول صرف نظام خلافت کی اطاعت سے ہو سکتا ہے
اس لیے آپ کو چاہئے کہ ہمیشہ آپ اس نظام سے وابستہ رہیں تا آپ اور آپ کی نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کے بابرکت سایہ اور پناہ میں رہیں

جلسہ سالانہ گیانا منعقدہ 24 اور 25 نومبر 2018 کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی **پیغام**

جماعت احمدیہ گیانہ (جنوبی امریکہ) کا 37واں جلسہ سالانہ مورخہ 24 اور 25 نومبر 2018ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں باجماعت نمازِ تہجد کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز فجر درس القرآن دیا گیا۔ جلسہ سالانہ جارج ٹاؤن کے سیکنڈری اسکول کوئینز کالج کے ہال میں منعقد کیا گیا تھا اور امسال اس کا مرکزی عنوان تھا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کیلئے کامل نمونہ''۔ جلسہ سالانہ کا آغاز 24 نومبر بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ کے خصوصی اجلاس سے ہوا۔ دوسرا اجلاس شام کو شروع ہوا جس میں بشمول مرد وزن کل 40 افراد شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو کہ انگریزی زبان میں تھا۔ تیسرا اور آخری اجلاس 25 نومبر بروز اتوار منعقد ہوا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم افراد بھی شامل ہوئے اس سیشن میں 186 لوگ شامل ہوئے۔ مکرم مولانا عمیر خان صاحب نے ''نبی کریم ﷺ آج کی دنیا کیلئے کامل نمونہ ہیں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مقصود احمد منصور صاحب مبلغ انچارج گیانا نے ''آنحضور ﷺ کی قائم کردہ اخوت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم آفتاب الدین ناصر صاحب نیشنل صدر گیانا نے اس اجلاس میں دوبارہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو پیغام اس جلسہ کیلئے بھجوایا تھا وہ الفضل انٹرنیشنل 12 اپریل 2019ء کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کیلئے پیش ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

معزز ممبرانِ جماعت احمدیہ گیانا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 24 تا 25 نومبر 2018ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور تمام شاملین کو اس خاص مذہبی مجلس سے عظیم روحانی ترقی عطا ہو اور وہ بے شمار فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ کا ہم پر یہ خاص فضل ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جن کے اقوال ہمارے لیے ہر قدم پر ایک مشعل اور ہدایت کا منبع ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بہت تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ ہم بیعت کی تمام ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کریں تاکہ سچے مومن بن سکیں۔ ان کی باتوں پر عمل کرنے سے ہم روحانیت میں ترقی کر سکتے ہیں، اپنے ایمان کو بڑھا سکتے ہیں، خدا کی قربت حاصل کر سکتے ہیں، قرآن کریم کے مخفی علوم اور باریکیوں کو سمجھ سکتے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کو پہچان سکتے ہیں اور اپنی اخلاقی حالت کو درست کر سکتے ہیں۔ ہم نہایت ہی بدقسمت ہوں گے اگر اس خزانے کی موجودگی کے باوجود ہم اس سے فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ ان کتب کو پڑھیں اور ان پر غور وفکر کر کے عمل بھی کریں تاکہ ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کے مطابق اعلیٰ روحانی مقام حاصل کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''مجھے یہ وحی بار بار ہوئی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل: 129) اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ مَیں گن نہیں سکتا۔ خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہو جانا چاہیے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچی تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں: ''زمانہ بہت تیزی سے بگڑ رہا ہے اور شرک کے مختلف ذرائع اور نقصان دہ بدعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ بیعت کے وقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد خدا کے حضور کیا جاتا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ مرتے دم تک اس عہد پر قائم رہیں ورنہ یہی سمجھ لیں کہ کبھی بیعت کی ہی نہیں تھی۔

ہاں اگر اس عہد پر قائم رہے تو ضرور خدا آپ کے دینی اور دنیاوی معاملات دونوں میں برکت دے گا۔ خدا کی مرضی کے مطابق تقویٰ اپناؤ۔ ہم بہت ہی خطرناک وقت میں سے گزر رہے ہیں اور الٰہی غضب ظاہر ہو رہا ہے۔ جو اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے موافق ڈھالتا ہے خدا اس سے اور اُس کی آنے والی نسلوں سے رحم کا سلوک فرماتا ہے۔''

مَیں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ غور سے سنا کریں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں اور میری ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ آپ کے ایمان اور خلافت سے وابستگی میں تقویت کا باعث بنے گا۔ آج اسلام کی احیائے نو اور دنیا میں امن کا حصول صرف نظامِ خلافت کی اطاعت سے ہو سکتا ہے۔ اس لیے آپ کو چاہیے کہ ہمیشہ آپ اس نظام سے وابستہ رہیں تا آپ اور آپ کی نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کے بابرکت سایہ اور پناہ میں رہیں۔

اللہ آپ کے جلسہ کو کامیاب فرمائے، آپ سب کو شرائط بیعت پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تقویٰ اور روحانیت میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا کرے۔ اللہ آپ سب کی زندگیوں میں ایسی تبدیلی لائے کہ آپ تقویٰ، اعمال صالحہ اور خدمت دین اور خدمتِ انسانیت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

خطبہ جمعہ

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں

”حقیقی مومن تو بڑی سے بڑی قربانی کر کے بھی ڈرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کب اور کس طرح راضی ہو“

روزے ہمارے ہی فائدے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں

روزوں سے انسان کی صحت پر بھی خوشگوار اثر پڑتا ہے

روزوں سے انسانی زندگی میں ڈسپلن بھی پیدا ہوتا ہے

”روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے“

ہم خوش ہو کر صرف رمضان کے آنے اور روزوں کی مبارک باد دینے پر ہی نہ رہیں بلکہ
ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کا جو مقصد بیان فرمایا ہے کیا ہم اس کیلئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

”تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سر چشمہ قرآن میں ہے، کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی
تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اَور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے“

مومن تو وہی ہے جو مستقل مزاجی سے نیکیوں کو تلاش کرتا ہے اور انہیں جاری رکھتا ہے

اگر دعاؤں کی قبولیت میں کہیں کمی ہے تو ہمارے اندر ہی کمی ہے خدا تعالیٰ کا فرمان کبھی غلط نہیں ہو سکتا

رمضان المبارک کی مناسبت سے آیاتِ قرآنیہ، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں روزوں کی فرضیت، ان کی اہمیت اور مومنوں کی ذمہ داریوں نیز دعا کی قبولیت کے طریق کا پُرحکمت اور بصیرت افروز بیان

جماعت احمدیہ کے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے، امّتِ مسلمہ کی باہمی ہم آہنگی اور پوری دنیا کے تباہی سے بچنے کیلئے دعا کی تحریک

مکرم ڈاکٹر طاہر عزیز احمد صاحب آف اسلام آباد پاکستان اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب آف امریکہ کی افسوس ناک وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 رمئی 2019ء بمطابق 10 رہجرت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو۔کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ: 184 تا 187)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزے) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کیلئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو) کہ تمہارے روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارے میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا۔ (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے یا جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لیے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اَور دنوں میں (تعداد پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اس نے اس لیے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تا کہ تم تعداد کو پوری کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم (اس کے) شکر گزار بنو۔ اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت، اس کی اہمیت، اس ماہ میں مومنوں کی ذمہ داریوں اور دعا کی قبولیت کے طریق بیان فرمائے ہیں۔ ایک ایسا مہینہ ہمارے لیے مقرر فرمایا ہے جس میں خدا تعالیٰ بندوں کے قریب ترین آ جاتا ہے اور شیطان کو جکڑ دیتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر اس قدر رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولے جا رہے ہیں تو ہمیں کس قدر اللہ تعالیٰ کی بات کو سن کر روزوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر فرمایا کہ اگر تمہیں پتا ہو کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اور کس قدر تم پر مہربان ہوتا ہے تو تم یہ خواہش کرتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ سارا سال ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے رہیں۔ پس روزے ہمارے ہی فائدے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر

فرض کیے ہیں۔ روحانی، جسمانی ہر قسم کے فوائد ہم روزوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اب تو غیر مسلم ڈاکٹر بھی اس بات کے قائل ہو رہے ہیں۔ پہلے چند ایک تھے اب تعداد بڑھتی جا رہی ہے کہ روزوں سے انسان کی صحت پر بھی خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ بلکہ بعض غیر مسلم یہ لکھنے لگ گئے ہیں کہ روزوں سے انسانی زندگی میں ڈسپلن بھی پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال یہ دنیا دار چاہے کہیں یا نہ کہیں ایک حقیقی مومن تو یہ تجربہ رکھتا ہے کہ روزے ایک مومن کی جہاں جسمانی حالت کو بہتر کرتے ہیں وہاں اس سے بہت بڑھ کر روحانی طور پر بھی اس کی حالت بہتری کی طرف لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے رمضان کے مہینے میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی روحانی حالت میں ترقی کریں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر ایک مومن اور ہر ایک مسلمان جو حقیقی مسلمان ہے اس پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ صبح سے شام تک بھوکا رہنا، یہ روزہ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔“ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق میں، اس کی عبادت میں، ذکر الٰہی میں انسان بڑھے اور دنیا کی طرف کم توجہ ہو۔ دنیا کے کام تو ساتھ رہتے ہی ہیں وہ نہیں رکتے لیکن ان کو کرتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ کی یاد رہے، اس کے احکامات پر نظر رہے، اس کا ذکر ہوتا رہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔“ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 123)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا رہنے سے کوئی غرض نہیں ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم حدیث 1903)

پھر اللہ تعالیٰ یہ بیان فرما کر کہ روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے اس آیت میں فرماتا ہے جو پہلی آیت ہے کہ یہ اس لیے فرض ہے کہ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ جیسا کہ پہلے میں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا رہنے سے کوئی غرض نہیں۔ جب تک روزہ تمہارے اندر تقویٰ کا وہ معیار پیدا نہ کرے، جس سے تم تمام روحانی کمزوریوں اور اخلاقی کمزوریوں سے اپنے آپ کو بچاؤ، روزہ رکھنا بے فائدہ ہے۔ اور تقویٰ کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعے پر اس طرح فرمائی۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

”متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق“ (لوگوں کے حقوق کی تلفی کرنا، حق مارنا) ”ریا“ (بناوٹ) ”عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو۔“ (یعنی یہ برائیاں جو ہیں ان کو چھوڑنے میں پکا ہو) ”تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے اُن کے بالمقابل“ (یہ اخلاق جو برے اخلاق ہیں ان سے پرہیز کر کے اس کے بالمقابل) ”اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔“ (اچھے اخلاق اپنائے) ”لوگوں سے مروّت“ (سے پیش آئے) ”لوگوں سے مروّت، خوش خُلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔“ (اپنے اخلاق بہتر کرے) آپؑ فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔“ (یہ بھی تقویٰ کیلئے ضروری ہے۔ روحانیت کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا ہو اور سچا تعلق ہو) ”خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔“ (اس میں اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں وہ بھی آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنا اور لوگوں کے جو تعلقات ہیں، ان کی خدمت ہے وہ بھی آ گئی۔ یعنی ایسی بے نفس خدمت ہو کہ لوگ کہیں کہ یہ واقعی خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت کر رہا ہے، کسی قسم کا اپنا کوئی ذاتی مفاد نہ ہو) فرمایا کہ ”ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں۔“ (جن میں سب چیزیں جمع ہو جائیں) ”وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اُسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں اور ایسے ہی شخصوں کیلئے لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ:63) ہے“ (یعنی نہ ہی ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ ضمانت دے دی، جب اللہ تعالیٰ کی یہ ضمانت مل گئی تو اَور اس کے بعد ان کو کیا چاہیے۔ ”اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَہُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ (الاعراف:197) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اَور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کیلئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 400-401)

پس روزوں کا حق ادا کر کے جب تقویٰ کے یہ معیار ہوں تو تب ہی وہ روزے بھی ایک انسان کو، ایک مومن کو، ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی ڈھال کے پیچھے لے آتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کی ذات کیلئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ پس روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ انسان میری خاطر رکھتا ہے۔ وہ لوگ جو حقیقی مومن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھتے ہیں اور پھر فرمایا کہ جو میری خاطر روزہ رکھتا ہے میں ہی اس کی جزا ہوتا ہوں کہ میں اس کو اپنی طرف سے جو چاہوں جزا دوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے، کسی قسم کی شہوانی باتیں نہ ہوں، گالی گلوچ نہ ہو اور اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں کہنا چاہیے کہ میں تو روزے دار ہوں۔ میں کسی قسم کی لغویات میں نہیں پڑتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ اچھی ہے۔ اس کی جو خوشبو ہے وہ کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے کی افطاری کے سامان پیدا فرمائے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو روزے کی وجہ سے خوش ہوگا کیونکہ وہاں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی جزا ہوں۔ میں اس کو اجر دوں گا اور وہ (بے بہا) اجر جو اللہ تعالیٰ اسے دے گا جو اللہ کی خاطر روزے رکھتا ہے تو وہاں اس کی خوشی کا مقام ہی اور ہوگا۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم حدیث 1904)

پس یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جو ایک حقیقی روزے دار کو حاصل کرنا چاہیے اور حقیقی روزے دار پھر حاصل کرتا ہے کہ روزہ دنیا کی تمام قسم کی ملونیوں سے پاک ہو کر رکھا جائے اور ہر قسم کی روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچتے ہوئے روزے دار اپنا دن گزارے۔ اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ میں نے روزہ رکھا ہے۔ دنیا میں کتنے ہی روزے دار ہیں جو بظاہر روزہ رکھتے ہیں لیکن نہ ہی ان کی نمازوں کے وہ معیار ہیں جو ہونے چاہئیں، نہ ہی ان کے اخلاق کے وہ معیار ہیں جو ہونے چاہئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ شیطان اس مہینے میں جکڑا جاتا ہے، اسے باندھ دیا جاتا ہے تو پھر دنیا میں رمضان کے مہینے میں بھی برائیاں کیوں جاری رہتی ہیں؟ روزہ ڈھال ان کے لیے بنتا ہے، شیطان کے حملوں سے انہیں بچایا جاتا ہے جو روزے کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پس یہ وہ اصل مقصد ہے جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بے شک رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازوں کو تالے لگا دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شھر رمضان حدیث، 1079)

لیکن اسکے باوجود آپؐ نے یہ بھی انذار فرما دیا، اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اگر پھر بھی کوئی رمضان کو پائے اور بخشا نہ جائے تو پھر کب بخشا جائے گا۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب رغم انف رجل ذکرت عندہ......الخ حدیث 3545)

پس یہ بات آپؐ ہمیں فرما رہے ہیں۔ مسلمان کہلانے والوں کو فرما رہے ہیں، ان لوگوں کو فرما رہے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ روزہ تمہارے پر فرض کیا گیا ہے تا کہ تم ان دنوں میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت اور اخلاقی معیاروں کی بلندیوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو لیکن اگر نہیں کرو گے تو صرف رمضان کا آنا، شیطان کا جکڑا جانا، جنت کے دروازے کھلنا، جہنم کے دروازوں پر تالے لگنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ یہ انذار آپؐ نے فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی وسیع رحمت کے باوجود اگر بخشش کے سامان نہیں ہو سکے تو پھر کب ہوں گے؟ پس ہم خوش ہو کر صرف رمضان کے آنے اور روزوں کی مبارک بادیں دینے پر ہی نہ رہیں بلکہ ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کا جو مقصد بیان فرمایا ہے، کیا ہم اس کیلئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بخشش اور مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹے رکھے۔

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ کن حالات میں تم روزے سے رخصت لے سکتے ہو۔ لیکن یہ بتانے سے پہلے یہ واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ میں روزے کی خود جزا بنتا ہوں اور مومنوں کی خاص طور پر بخشش کے سامان کر رہا ہوں تو یہ خیال نہ آئے کہ ہم روزہ رکھ کر کوئی بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور شفقت اور بخشش کی چادر ہم پر پھیلائی گئی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کی شفقت بڑی وسیع کی گئی ہے لیکن یہ کوئی ایسی بھی غیر معمولی قربانی نہیں۔ سحری کے وقت بھی ہم پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں۔ افطاری کے وقت بھی اپنی مرضی کے مطابق ہر کوئی کھا لیتا ہے اور پھر کون سی یہ ایسی مستقل قربانی ہے۔ سال میں چند گنتی کے دن ہی ہیں۔ بعض لوگ روزہ رکھ کر بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے تو یہ کوئی بہت بڑی قربانی نہیں ہے جس کے اظہار ہوں بلکہ حقیقی مومن تو بڑی سے بڑی قربانی کر کے بھی ڈرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کب اور کس طرح راضی ہو، کجا یہ کہ اظہار کیا جائے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گنتی کے چند دن ہیں۔ سال کے دنوں کا بارھواں حصہ ہیں۔ پھر فرمایا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ تمہاری کوئی بہت بڑی قربانی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں ان گنتی کے چند دنوں میں بھی اپنی رحمت سے نواز رہا ہے۔ اگر اس دوران تم بیمار ہو جاتے ہو یا سفر درپیش ہو جاتا ہے تو روزے سے ان دنوں میں رخصت ہے لیکن یہ تعداد، جو چُھوٹے ہوئے روزے ہیں، ان کو سال کے دوران کسی وقت بھی پورا کرنا ہوگا۔ اور جو مستقل مریض ہیں، بہانہ نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر نے یہ کہا ہے کہ روزے نہیں رکھنے تو پھر اگر استطاعت ہے تو ایک مسکین کو روزے رکھواؤ اور استطاعت کی صورت میں

یہ ضروری ہے سوائے اسکے کہ کوئی اس حد تک مالی لحاظ سے کمزور ہو کہ اس کا خود صدقے اور امداد پر گزارہ ہو رہا ہو۔ باقی ہر ایک کو جو کچھ وہ کھاتا ہے اسی خوراک سے ایک مسکین کو روزے رکھوانے ضروری ہیں۔ ہاں اگر اسکی استطاعت ہے اور بڑھ کے استطاعت ہے تو یہ بھی ٹھیک ہے کہ تم پھر فدیہ بھی دے دو اور بعد میں روزے بھی رکھ لو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں فرمایا کہ ''خدا ہر ایک شخص کو اس کی وسعت سے باہر دکھ نہیں دیتا۔ وسعت کے موافق'' آپؑ فرماتے ہیں کہ جتنی وسعت ہے۔ جتنی گنجائش ہے جو خود کھاتے پیتے ہو اس کے مطابق ''گذشتہ کا فدیہ دے دو اور آئندہ عہد کرو کہ سب روزے ضرور رکھوں گا۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 350)

آپؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لیے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا (سوچا میں نے تو پھر مجھ پہ یہ کھلا) کہ توفیق کے واسطے۔ اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تا کہ اس سے روزے کی توفیق حاصل ہو۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ ایسا مریض جس کو دِق کی بیماری ہے، ٹی بی کا مریض ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ طاقت دے سکتا ہے کہ اس کی صحت اچھی کر دے اور روزہ رکھ لے تو آپؑ فرماتے ہیں کہ فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو، جو روزے چھوٹ گئے ان کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں، (دوبارہ صحت اجازت دے یا نہ دے) اور اس سے توفیق طلب کرے۔ آپؑ فرماتے ہیں یہ باتیں کہہ کے انسان اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 258)

پس فدیہ عارضی مریض بھی دے سکتے ہیں اور پھر سفر ختم ہونے پر، صحت ہونے پر روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔ یہ دونوں چیزیں اس سے ثابت ہوتی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ جو صحت پا کر روزے رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں ان کے لیے صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جو ایسی صحت ہے جو صحت رمضان کے بعد پا لی یا رمضان میں بیمار ہوئے تو بعد میں صحت یاب ہو گئے۔ اگر وہ صرف یہی کہہ دیں کہ ہم نے رمضان میں روزے نہیں رکھے اور فدیہ دے دیا تھا۔ تو یہ تو اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ بلا وجہ کی اجازت کے راستے کھولنا ہے۔ غلط بدعتیں پیدا کرنا ہے۔ اگر رمضان میں فدیہ دے بھی دیا ہے تب بھی رمضان کے بعد پھر روزے رکھنے ضروری ہیں۔ سال کے دوران کسی وقت بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہاں مستقل مریض، دودھ پلانے والی عورتیں، حاملہ عورتیں جو ہیں ان کیلئے اس حالت میں کہ اس پر سال گزر جائے صرف فدیہ ہی کافی ہوتا ہے لیکن فدیے کے ساتھ اس مہینے میں عبادتوں اور ذکر الٰہی اور دوسری نیکیوں کو جاری رکھنا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ فدیہ دے دیا تو ہر چیز سے ہم فارغ ہو گئے۔ اگر روزے نہ بھی رکھ رہے ہوں اور فدیہ دے دیں اور باقی نیکیاں جاری رکھیں تو یہ بھی رمضان کا فیض پانے والے ہوں گے۔ صرف فدیہ دے کر نمازوں کو بھول جانا اور دوسری نیکیوں کو بھول جانا یہ صرف مومن نہیں بنا دیتا، حقیقی مومن نہیں بنا دیتا، رمضان کی برکات میں حصہ دار نہیں بنا دیتا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 433)

پھر اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ فرماتا ہے کہ جو بھی نیکی تم پوری فرمانبرداری سے کرتے ہو دل نہیں بھی چاہ رہا ہو تو کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے گا۔ بعض کے نزدیک فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا کا یہ بھی مطلب ہے کہ کوئی کام نفلی طور پر بھی تم کرتے ہو تو یہ بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔ دونوں مطلب اس کے ہیں یعنی نفلی طور پہ زائد فدیہ دے دیا یا ایک کے بجائے دو مسکینوں کو کھلا دیا یا پتا ہونے کے باوجود کہ آج روزہ کسی وجہ سے نہیں رکھ سکا کل رکھ لوں گا پھر بھی فدیہ دے دیا تو یہ زائد نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لیے بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں نیکیوں کے اجر دیتا ہے خواہ وہ اپنے پر بوجھ ڈال کر کی جائیں یا نفلی نیکیاں کی جائیں، خوشی سے کی جائیں۔ اس آیت کے آخر میں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ تمہارے لیے روزے رکھنا ہر لحاظ سے تمہارے لیے بہتر ہے۔

پھر اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں ہم نے قرآن نازل فرمایا جو تمہارے لیے ہدایت کا موجب ہے اور کھلے اور روشن دلائل اور نشان اپنے اندر رکھتا ہے۔

پس قرآن کو رمضان کے مہینے سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔ اسی مہینے میں روزوں کے ساتھ اس کے پڑھنے، اس پر غور کرنے، اسکے احکامات کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے ہم رمضان کے روزوں سے حقیقی فیض اٹھا سکیں۔ ہر ایک قرآن کریم کے گہرے مطالب کی گہرائی تک خود نہیں پہنچ سکتا اس لیے قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمے کے ساتھ، جو کہ وہ خود پڑھ سکتا ہے، جماعت کی طرف سے جہاں جہاں مساجد میں درس کا انتظام ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اسی طرح ایم۔ ٹی۔ اے پر باقاعدہ درس کا انتظام ہے اس سے استفادہ ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درس اس پر چل رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے کہ اس مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کیا کرو۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف، قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ایک احمدی کو تو عام دنوں میں بھی بہت زیادہ ہونی چاہیے لیکن رمضان میں تو خاص طور پر اس کا اہتمام ضروری ہے ورنہ صرف روزے رکھنا بے فائدہ ہے۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں قرآن کریم کے نازل ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں جہاں قرآن کریم کے اسرار و رموز اور تفسیر اور معانی کے نئے نئے زاویے بتائے وہاں اس پر عمل کرنے اور قرآن کریم کو عزت دینے کی اور اسے پڑھنے اور غور کرنے کی طرف بھی خاص توجہ دلائی ہے اور بتایا کہ تمہیں کس خاص توجہ سے اس کو پڑھ کر اس پر عمل کرنا چاہیے اور اپنی حالتوں میں کیا تبدیلی پیدا کرنی چاہیے۔ چنانچہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

علومِ ظاہری اور علومِ قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ جو ظاہری دنیاوی علوم ہیں اور قرآن کے علوم ہیں ان کے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ فرمایا کہ صرف و نحو، طبعی، فلسفہ، ہیئت و طبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے۔ (صرف و نحو پڑھ لیا یا طبعیات پڑھ لی، فلسفہ پڑھ لیا، اسٹرانومی وغیرہ پڑھ لیا، طبابت، میڈیسن وغیرہ پڑھنے کیلئے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ تقویٰ ضروری ہو یا یہ ضروری نہیں ہے) کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو، نماز کا پابند ہو۔ یہ بڑی اہم بات ہے، قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے روزوں کی پابندی بھی ضروری ہے۔ عبادتوں کی پابندی بھی ضروری ہے۔ نمازوں کی پابندی بھی ضروری ہے۔ تقویٰ میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔ فرمایا کہ ضروری نہیں ہے کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو اور امرِ الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدّنظر رکھتا ہو، جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں، جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جن کو نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو ہر وقت سامنے رکھے، مدّنظر رکھے۔ یہ عام آدمی کیلئے ضروری تو نہیں ہے لیکن قرآنی علوم کو حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے۔ جو دنیاوی علوم ہیں ان کے حاصل کرنے کیلئے ضروری نہیں ہے لیکن قرآن کریم کو پڑھنے کیلئے ضروری ہے۔ اس کے علم کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اوامر و نواہی جو ہیں ان کو آدمی سامنے رکھے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اپنے ہر فعل اور قول کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکومت کے نیچے رکھے بلکہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ دنیاوی علوم کے ماہر اور طلب گار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے۔ یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی روحانی اور اخلاقی حالت بہت ہی قابلِ شرم ہے۔ اور آج کل تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس زمانے سے بڑھ کر آزادی کے نام پر اخلاقی گراوٹوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہیں ہم تو ان کا ذکر بھی نہیں کر سکتے مگر علوم آسمانی اور اَسرار قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے، ایسی توبہ جو سچی توبہ ہو۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ، عاجزی کے ساتھ، انکساری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھا لے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ کرے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔

پس قرآن کریم کے علوم کو سمجھنے کیلئے تقویٰ بہت ضروری ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اسکے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کیلئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے یعنی سیڑھی کے ہے۔ تقویٰ جو ہے بطور سیڑھی کے ہے۔ وہ سیڑھی لگاؤ گے، تقویٰ کی سیڑھی استعمال کرو گے تو قرآنی علوم کا ادراک حاصل ہو گا۔ فرمایا کہ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیر اِن سے بہرہ ور ہوں اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو، معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو لیکن اگر سارے علوم اس کو آتے ہوں، گرائمر وغیرہ بھی آتی ہو، عربی دانی بھی اس کو بڑی اچھی آتی ہو، قرآن کریم کے معانی بھی بڑی اچھی طرح کر سکتا ہو لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے تمام عالم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں میں حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنا لیں۔ دنیا کی طرف پڑ گئے ہیں اور یہ ترقی جو دنیاوی ترقی ہے اسی کو سب کچھ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ فرمایا یہ تو نئی روشنی کے مسلمانوں کا حال ہے۔ جو لوگ پرانے فیشن کے مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو حامیٔ دین متین سمجھتے ہیں ان کی ساری عمر کی تحصیل کا خلاصہ یہ ہے اور لب لباب یہ ہے کہ صرف و نحو کے جھگڑوں اور الجھیڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ضَآلِّيۡنَ کے لفظ پر مرمٹے ہیں۔ اسی بات میں الجھے ہوئے ہیں کہ گرائمر کیا ہے، عربی کی صَرف کیا ہے، نَحو کیا ہے اور کس طرح تلفظ صحیح طرح ادا کرنا ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کی طرف بالکل توجہ ہی نہیں ہے اور ہو کیونکر جو تزکیہ نفس کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ پس آپؑ فرماتے ہیں کہ احمدیوں کو اس بات پہ غور کرنا چاہیے کہ صرف دنیا میں نہ پڑ جاؤ بلکہ قرآن کریم کے علوم کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 425 تا 427)

پھر ایک موقعے پر ایک صاحب نے آپؑ سے سوال کیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے؟ آپؑ نے فرمایا کہ ''قرآن شریف تدبّر و تفکّر و غور سے پڑھنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ يَلۡعَنُهُ الۡقُرۡاٰن یعنی بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔'' فرمایا ''تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی

آیت رحمت پر گزر ہو" یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر ہو" تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں قرآن کریم میں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو؟" آپ فرماتے ہیں" تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔" توبہ اور استغفار کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی جائے" اور تدبّر وغور سے پڑھنا چاہیے اور اس پر عمل کیا جاوے۔" (ماخوذ از ملفوظات، جلد 9 صفحہ 199-200)

پس یہ ہے قرآن کریم پڑھنے کا طریق۔ ان دنوں میں جب ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی طرف خاص توجہ ہوئی ہے تو اس سوچ اور اس انداز سے پڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔" فرماتے ہیں "افسوس ان لوگوں پر جو کسی اَور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔" فرمایا" تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اَور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔" "قرآن کے واسطے سے گزرو گے تب ہی ہدایت ملے گی۔ فرمایا" خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔" فرمایا کہ "یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔" "ایک گندے لوتھڑے کی طرح تھی۔" "قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

پس قرآن کریم پڑھنے، اسے سمجھنے اور اس کی ہدایات پر عمل کرنے کی طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ رمضان میں بہت سے لوگوں کی اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو پھر اسے انہیں اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر رمضان کے مہینے میں قرآن کریم پڑھنے کی طرف جو مومنین کو توجہ دلائی ہے تو اس لیے کہ اس مجاہدے کے مہینے سے گزرتے ہوئے جب ہم قرآن کریم کی طرف خاص توجہ دے رہے ہوں گے تو پھر عام دنوں میں بھی اس طرف توجہ کی عادت پڑے گی ورنہ اللہ تعالیٰ کا رمضان کے مہینے میں قرآن کی طرف توجہ دلانے کا جو مقصد ہے وہی فوت ہو جاتا ہے۔ مومن تو وہی ہے جو مستقل مزاجی سے نیکیوں کو تلاش کرتا ہے اور انہیں جاری رکھتا ہے۔ پس یہ عظیم ہدایت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہم تک پہنچائی ہے۔ اسے ہمیں اپنی ہدایت کا ذریعہ بنانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

پھر اس آیت سے آگے مزید واضح کر کے یہ ہدایت فرمادی کہ روزوں کی پابندی کرنی ہے اور مریض اور مسافر نے چھوٹے ہوئے روزوں کو بعد میں پورا کرنا ہے۔ یہ ضروری ہے۔ صرف فدیہ دینے سے تمہیں چھوٹ نہیں مل گئی۔ سفر اور بیماری میں روزے نہ رکھنے کی چھوٹ دے کر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر تنگی وارد نہیں کرتا۔ پھر فرمایا کہ روزوں کے دنوں کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور ذکر الٰہی اور عبادت میں گزارو اور اس بات پر شکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ہدایت کی ایسی عظیم کتاب اتاری جو جامع اور مکمل ہدایت ہے اور شکر کا حق اسی وقت ادا ہوتا ہے جب ہم اس پر عمل کرنے والے بنتے ہیں۔ پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے، میری تلاش کرنے والے میری تلاش میں خاص طور پر سوال کرتے ہیں، رمضان کے مہینے میں اس تلاش میں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں تو میں تو قریب ہوں، ان کی پکاریں سن رہا ہوں اور خالص ہو کر مجھ سے مانگیں گے تو پھر میں قبول بھی کرتا ہوں لیکن دعا قبول کروانے کیلئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والا بھی میری بات مانے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حکم کو قبول کرے۔ میرے پر ایمان مضبوط کرے۔ یہ شکوہ کہ ہم تو دعا کر دیتے ہیں، کرتے ہیں، ہم نے بہت دعا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں سنی۔ چند دن بعد ہی بعضوں کے یہ شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو نہیں سنتے، اس پر ہم عمل نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ سے محبت کی تلاش نہیں کرتے، اس کے حقیقی بندے نہیں بنتے۔ صرف مشکل وقت آنے یا کسی تکلیف کے وقت میں ہی اسے پکارتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں تو پھر کس طرح شکوہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں نہیں سُنیں۔ پس پہلے ہمیں اپنے آپ کو سنوارنا ہوگا۔ ہاں اپنے آپ کو سنوارنے کی کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے دعا کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے دعا بھی کرنی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہماری تسکین اور سکون کے سامان بھی پیدا فرمائے گا۔ کس طرح قبولیت کرتا ہے؟ اگر دل کو تسکین مل جاتی ہے سکون مل جاتا ہے تو یہ بھی قبولیت ہی ہے۔ پھر اپنے خالص بندوں، اپنے عاشقوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کی طرح پھر اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو بھی قبول فرمائے گا۔ پس ہماری طرف سے پہلی کوشش رمضان کے مہینے میں ہو گی تو مومنوں کیلئے اپنا قرب پانے، دعاؤں کو قبول کرنے کیلئے خاص انتظام بھی پھر اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے۔ پس اس میں ہمیں خاص کوشش کرنے کی ضرورت ہے ورنہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے شکوے کرنے کا کوئی حق نہیں کہ وہ دعا قبول نہیں کرتا۔ دعا کے طریق اور اپنی حالتوں کو قبولیت دعا کی کیفیت والا بنانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: "یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔" (ملفوظات جلد 1 صفحہ 124)

پھر آپؑ فرماتے ہیں "یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔" بے شک نماز جو ہے دعا ہے لیکن وہ کیفیت پیدا ہونی چاہیے جو دعا کا حقیقی مقصد ہے، وہ بھی ضروری ہے۔ فرمایا "کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سَیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔" ایک طوفان ہے سمندر کا لیکن وہی طوفان کشتی بن جاتا ہے، بچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ فرمایا کہ "ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔" پس حقیقی دعا تو اس طرح اثر دکھاتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں، تھکتے نہیں، کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔" یعنی روحانی طور پر مردہ ہوئے ہوئے ہیں۔

"مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کیلئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔" فرمایا "دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔" فرمایا "غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔ اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کیلئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کیلئے ہو جاتی ہے۔ اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دیتی ہے۔" "اپنی ذات کو ختم کر دیتی ہے" "اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو" لے جانے والی ہو۔" (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222 تا 224)

پس یہ وہ حالت ہے جو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی تا کہ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے ہم دیکھیں۔ رمضان کے روزوں کے ساتھ عبادت کی حقیقت سے بھی فیض یاب ہوں اور دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی ہم دیکھیں۔ اگر دعاؤں کی قبولیت میں کہیں کمی ہے تو ہمارے اندر ہی کمی ہے۔ خدا تعالیٰ کا فرمان کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ ان دنوں میں اپنی حالتوں کی بہتری کیلئے ہمیں خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے پہلے ہی بہت قریب ہے ان دنوں میں اَور بھی قریب آ گیا ہے۔ اپنی فرض عبادتوں اور اپنے نوافل میں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں جھکنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینے کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ (کنز العمال جلد 8 صفحہ 477 فی فضل صوم شہر رمضان حدیث 23714 مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبد بناتے ہوئے اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لے لے اور اس مہینے سے ہم فیض پانے والے ہوں۔ ان دنوں میں خاص طور پر جماعت کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دشمنان احمدیت کے شر ان پر الٹائے اور جہاں جہاں بھی جماعت کے خلاف منصوبے باندھے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ وہاں ان کی تدبیریں اور ان کے مکر ان پر الٹائے۔ مسلم امہ کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ظلم کرنے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے سے روکے، بچائے اور خالص مسلمان بنائے۔ زمانے کے امام کو یہ ماننے والے ہوں۔ دنیا کے حالات کیلئے عمومی طور پر بھی دعا کریں۔ بڑی تیزی سے بہت بڑی تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور یہ خدا تعالیٰ کو پہچانیں تا کہ اس تباہی سے بچ سکیں۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ ان کی وفات تو دو مہینے پہلے کی ہے لیکن یہ کوائف ابھی میرے سامنے آئے ہیں۔ پہلا نام مکرم ڈاکٹر طاہر عزیز احمد صاحب ابن ارشد اللہ بھٹی صاحب مرحوم اسلام آباد کا

ہے اور دوسرے ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ابن ڈاکٹر خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم امریکہ ہیں۔ یہ دونوں فتح جنگ کے قریب اپنی زمینوں کے معاملات دیکھنے کیلئے گئے ہوئے تھے وہاں ڈاکٹر افتخار احمد صاحب کے ایک ملازم نے 13؍مارچ کو انہیں اغوا کرنے کے بعد دونوں کو بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہاں قاتلوں کو یہ فکر نہیں ہوتی کہ اگر احمدی کو قتل کر دیا تو ہم پکڑے جائیں گے۔ کیونکہ احمدی کا قتل تو ان کے نزدیک ثواب بھی ہے اور پھر مولوی کی یہ تاثیر یا دھی ہے کہ ان کو بچانے کی کوشش کریں گے بلکہ پوری کوشش کریں گے۔ اس لحاظ سے کچھ نہ کچھ احمدیت کا عنصر بھی اس میں شامل ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس لحاظ سے شہادت بھی ہے۔

ڈاکٹر طاہر عزیز احمد صاحب 27؍نومبر 1967ء کو مٹھہ ٹوانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا آغاز ان کے پڑدادا حضرت مولوی نور احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لودھی ننگل ضلع گورداسپور کے ذریعے ہوا۔ حضرت مولوی نور احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس فتویٰ کفر پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تیار کیا تھا اور اس کو، مولوی محمد حسین بٹالوی کو اس بارے میں مولوی صاحب نے خط لکھا تھا جو الحکم کے پہلے شمارے 8؍اکتوبر 1897ء میں شاملِ اشاعت ہے۔ (ماخوذ از الحکم 8 اکتوبر 1897ء صفحہ 5-6)

نیز حضرت مولوی نور احمد صاحب کے والد مولوی اللہ دتہ بھٹی صاحب آف لودھی ننگل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بچوں مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب کی تعلیم کیلئے بھی قادیان بلایا تھا جس کا ذکر "تاریخ احمدیت" جلد اول میں ہے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 119)

مرحوم نے میٹرک کے بعد اسلام آباد ہومیو پیتھک میڈیکل کالج سے ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس کا امتحان پاس کیا۔ پھر چٹھہ بختاور اسلام آباد میں پریکٹس شروع کی۔ بڑے ہر دل عزیز ڈاکٹر تھے، بے حد خلیق تھے، متواضع تھے، ہمدرد اور نفیس طبع انسان تھے۔ ایک عرصے تک ڈاکٹر صاحب کا گھر نماز سینٹر کے لیے بھی استعمال ہوتا رہا۔ خلافت کے ساتھ بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ آپ کی وفات پر سینکڑوں غیر از جماعت مرد وزن نے تعزیت کی اور آپ کی وفات کو ایک قومی نقصان قرار دیا۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کا بیٹا یہاں لندن میں ہے رانا خالد صاحب کا داماد ہے۔ ان کے بڑے بھائی فضیل عیاض صاحب ہیں جو واقفِ زندگی ہیں، مربی ہیں۔ پہلے ایم۔ٹی۔اے میں خدمات بجالا رہے تھے، اب جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہیں۔

دوسرے جو مرحوم ہیں وہ ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ہیں ان کا تعلق ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔ آپ حضرت محمد جمال صاحب صحابی مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا آغاز آپ کے دادا خواجہ جلال الدین صاحب کے ذریعے خلافت ثانیہ میں ہوا۔ ان کے والد خواجہ نذیر احمد صاحب کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کیمسٹری پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحوم ڈاکٹر صاحب نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم۔بی۔بی۔ایس کرنے کے بعد تقریباً تین سال احمدیہ کلینک کانو، نائیجیریا میں خدمت کی توفیق پائی۔ تین سال بعد امریکہ چلے گئے جہاں انہوں نے ایم۔ڈی کیا۔ اس کے بعد تقریباً پندرہ سال رہنے کے بعد وہاں سے ایم ڈی کر کے پھر پاکستان آگئے۔ پھر پندرہ سال یہاں پاکستان میں رہے۔ پھر تین سال پہلے امریکہ منتقل ہو گئے تھے جہاں کیلیفورنیا میں آپ نے امتحان پاس کر کے وہیں کام شروع کر دیا۔ پھر بچوں کی وجہ سے پاکستان آگئے۔ مرحوم بڑے غریب پرور، خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ایک مخلص انسان تھے۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے ساتھ رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

"قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

کلامُ الامام

"جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔"

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10؍فروری 2018ء بروز اتوار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم محمد اعجاز صاحب (سٹن، یو۔کے)

6؍فروری 2019 کو 50 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق حضرت بابو فقیر علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ہے جو قادیان کے پہلے سٹیشن ماسٹر تھے۔ جماعتی کاموں میں بہت بشاشت سے حصہ لیتے تھے اور چندوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نذر احمد صاحب، ربوہ)

25؍جنوری 2019 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی متوکل، خداترس اور خلافت کے ساتھ والہانہ محبت کا تعلق رکھنے والی ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھیں۔ اپنی اولاد کی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ بیوگی کا لمبا عرصہ بڑے صبر وہمت کے ساتھ گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم انتصار احمد نذر صاحب (مربی سلسلہ، استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم مقصود احمد گل صاحب ابن مکرم غلام علی گل صاحب مرحوم (پلاٹور، ٹوبہ ٹیک سنگھ)

21؍دسمبر 2018 کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک شفیق، ہمدرد، معاملہ فہم اور غریب پرور انسان تھے۔ مقامی اور ضلعی سطح پر مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مقامی گاؤں 287 ج ب پلاٹور میں مسجد بیت المجیب تعمیر کروانے کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مقبول احمد ساہی صاحب شہید اور مکرم محمود احمد اٹھوال صاحب شہید آف چونڈہ ضلع سکھر کے برادر نسبتی تھے۔

(3) مکرمہ صادقہ جمیل صاحبہ اہلیہ مکرم میر جمیل احمد صاحب (ڈیریانوالہ ضلع نارووال)

8؍دسمبر 2018 کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم دین محمد صاحب (آف لویری والا ضلع گجرات) کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1918ء میں 18 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ عورتوں کے مسائل حل کروانے میں مدد کیا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، ہمدرد اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ مسعود احمد صاحب (کارکن ٹیلی فون ایکسچینج مسجد فضل لندن) کی بہن اور مکرم میر انجم پرویز صاحب (مربی سلسلہ مرکزی عربی ڈیسک یو۔کے) کی ساس تھیں۔

(4) مکرم ملک محمد یوسف صاحب (ربوہ)

3؍فروری 2019 کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، ملنسار، سادہ مزاج، خوش اخلاق اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی کا بے حد احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم ملک محمد افضال صاحب (مربی سلسلہ دفتر وصیت ربوہ) کے والد تھے۔

(5) مکرم نواب خان صاحب ابن مکرم علی بخش صاحب (لنگے ضلع گجرات)

26؍ستمبر 2018 کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1956 میں اپنے بھائی مکرم عبد السلام صاحب کے ہمراہ بیعت کی توفیق پائی۔ والدین کو جب پتا چلا کہ یہ دونوں بھائی احمدی ہو گئے ہیں تو انہیں گھر سے نکال دیا گیا۔ پریشانی میں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں خط لکھا تو آپؓ نے ان الفاظ میں تسلی دلائی کہ "حضرت علی جب مسلمان ہوئے تو آپ سے چھوٹی عمر کے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی وہی خدا اب بھی ہے، اگر آپ استقامت دکھائیں گے تو آپ کے دشمنوں کو آپ کے قدموں میں لا ڈالے گا"۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ والدین اور دوسرے رشتہ داروں نے معافی مانگ لی اور یہ دونوں بھائی گھر واپس آگئے۔ مرحوم چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ غیر از جماعت کو مرکز زیارت کیلئے لایا کرتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے اور تنظیمی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(6) عزیزم سمیر احمد، وقفِ نو (پونہ، مہاراشٹرا، بھارت)

15؍جنوری 2019 کو ایک سال ایک ماہ کی عمر میں نمونیہ سے وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم نصیر احمد صاحب (آف دہلی) کا پوتا اور مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم درویش قادیان کا پڑپوتا تھا۔ اسی طرح مکرم چوہدری محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کا پڑنواسہ اور مکرم طاہر احمد عارف صاحب (صدر جماعت پونہ) کا نواسہ تھا۔ مرحوم نے سخت تکلیف کے باوجود بیماری کا عرصہ نہایت صبر سے گزارا۔ یہ بچہ تحریک وقفِ نو میں شامل تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

نماز کی قبولیت سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں اور جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں تو نری ٹکریں ہیں، اس نماز اور روزہ سے کیا فائدہ جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا

بار بار قرآن شریف کو پڑھو، اور بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26؍اکتوبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچے تقویٰ کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: سچا تقویٰ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو اس کے حاصل کرنے کیلئے بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ کہ اے ایمان لانے والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کہتے ہیں بدی سے پرہیز کرنے کو اور مُحْسِنُوْن وہ ہوتے ہیں جو اتنا ہی نہیں کہ بدی سے پرہیز کریں بلکہ نیکی بھی کریں اور پھر یہ بھی فرمایا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی (یونس:27) یعنی ان نیکیوں کو بھی سنوار سنوار کر کرتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تقویٰ کے متعلق کیا وحی ہوئی اور حضورؑ نے اس کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔ خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچا تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔

سوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام کس چیز کا نام ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یہ فخر کی بات نہیں کہ انسان اتنی ہی بات پر خوش ہو جاوے کہ وہ زنا نہیں کرتا یا اس نے خون نہیں کیا چوری نہیں کی۔ دراصل وہ جانتا ہے کہ چوری کرے گا تو...... قانون کی رُو سے زندان میں جاوے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ برے کام سے ہی پرہیز کرے۔ بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ نیکیاں بطور غذا کے ہیں۔ جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں۔

سوال بعض برائیاں کس طرح انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں جو انسان محسوس بھی نہیں کر رہا ہوتا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گِلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ شکوہ کرنا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنج کا اظہار کرنا۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا کی روشنی میں کن کن گناہوں سے بچنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ہر قسم کے گناہوں سے جو خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے، ہاتھوں سے یا پاؤں سے، بچتا رہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی جس بات کا علم نہیں خواہ نخواہ اس کی پیروی مت کرو۔ کیونکہ کان، آنکھ، دل اور ہر ایک عضو سے پوچھا جاوے گا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے بدظنی سے بچنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنی کو دور کرنے کیلئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔ یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے۔ بہت سے انسان ہیں جو زبان کے ذریعہ پکڑے جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا: پس اگر بدظنی دور ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے آدھے فساد اور جھگڑے اور رنجشیں دور ہو جائیں۔ اکائی پیدا ہو جائے، وحدت پیدا ہو جائے۔

سوال اللہ تعالیٰ کسی سے کب مواخذہ کرتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گزر جاتے ہیں ان کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں گزرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گزر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہئے تو پھر یہ گناہ قابل مؤاخذہ ہے۔

سوال حضور انور نے نیکیوں کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا ہوگا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں ڈالا یا اور اس قسم کے بڑے گناہ نہیں کئے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گِلہ نہیں کیا، کوئی شکوہ نہیں کیا، کسی کے پیچھے کوئی بات نہیں کی، بدظنی نہیں کی، وہ لوگ کتنے ہیں؟ یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اس کو رنج نہیں پہنچایا، کسی کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچائی، ایسے بہت کم لوگ ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔ پس یہ ہے نیکیوں کا معیار کہ ان چیزوں سے بچنا ہے جن سے بچنے کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کا پہلا مرتبہ کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: بار بار قرآن شریف کو پڑھو، اور برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا، جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے عبادتوں اور دعاؤں کو قبول کروانے کے لیے بنیادی چیز کیا بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: عبادتوں اور دعاؤں کو قبول کروانا ہے تو اس کیلئے بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان برائیوں سے رُکے اور نیکیوں کو اپنائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبادات کی قبولیت سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟ نماز کی قبولیت سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں اور جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں تو نری ٹکریں ہیں۔ اس نماز اور روزہ سے کیا فائدہ جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گِلہ کر دیا۔

سوال حضور انور نے عہدے داروں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہت سے لوگ عہدیداروں کی باتیں دیکھ کر ہی جماعت سے پہلے آہستہ آہستہ دور ہٹے، مسجد سے دور ہٹے، پھر عبادت سے دور ہٹے، پھر اللہ تعالیٰ سے بھی دور ہو جاتے ہیں۔ پس اگر اگلی نسل کو سنبھالنا ہے تو سب سے پہلے بڑوں اور عہدیداروں کو اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ پہلی منزل اس انسان کیلئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے اور یہی تقویٰ ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے تقویٰ کی کن کن باریک باتوں کی طرف نشان دہی فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے۔ مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں دوسروں کا غلط قسم کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہتک ہو یا اس کے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے ایک مومن کے لیے نیکی کا کیا اعلیٰ معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مومن صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جاتا کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی۔ بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں پائے جاتے ہیں جو گناہ نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہئے اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے۔ یعنی بدیوں کو تمام و کمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے افراد جماعت کو تقویٰ کے متعلق کیا تاکیدی نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مَیں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم تقویٰ و طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔ خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تم ہی کو ہلاک کرے گا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اس کے منکر ہوتے ہو۔ اس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے ہرگز نہ بچو گے۔

سوال حضور انور نے موجودہ زمانے کی آفات اور جنگوں سے بچنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: طوفان آتے رہتے ہیں، بارشیں بھی ہوتی ہیں۔ ہمیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے اظہار ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور دنیا کو بھی بتانا چاہئے کہ یہ آفات کوئی معمولی آفات نہیں ہیں اور ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آئے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

ہمارا تو سارا دارومدار دعا پر ہے، دعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پاسکتا ہے

جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے دعا کی اہمیت، اس کی ضرورت، اس کی قوت و تاثیرات اور قبولیت دعا کی شرائط کا روح پرور تذکرہ

تقویٰ پر قائم ہو، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو، دعاؤں کی طرف توجہ کرو

پس یہ وہ بنیادی چیز ہے جسے ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے، دعاؤں کے معیار بلند کرنے اور دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے

کسی احمدی کے دل میں کبھی یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ ان دنیاداروں کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کا ہمیں دنیاوی طریق سے جواب دینا چاہئے، اگر ہم کبھی بھی یہ طریق اختیار کریں گے تو اس تعلیم کے خلاف چل رہے ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے اور نہ صرف اس تعلیم کے خلاف چل رہے ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی محروم ہو رہے ہوں گے اور کبھی وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور پھر اس کے علاوہ ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو جائیں گے جو فساد پیدا کرنے والا ہے، دنیا کا امن و سکون برباد کرنے والا ہے کیونکہ بدلہ لینے کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا

درود شریف اور قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ بعض دعاؤں اور ان کی لطیف تشریحات کا تذکرہ اور ان دعاؤں کو پڑھنے کی تاکید

اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کو ان کا حق ادا کرتے ہوئے، کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ان تین دنوں میں خاص طور پر جیسا کہ میں نے کہا اور پھر ہمیشہ دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے، ہمیں دین پر قائم رکھے ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے اور جماعت کی ترقیات کے نظارے ہمیں پہلے سے بڑھ کر دکھاتا چلا جائے، دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 03 اگست 2018ء بروز جمعۃ المبارک ــــ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں افتتاحی خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ (النمل 63:) اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ یا پھر وہ کون ہے جو بیقرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔“ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 51) یعنی اللہ تعالیٰ بھی انتظار میں ہے کہ مومن دعا کرے۔ پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”یہ زمانہ اس قسم کا آ گیا ہے کہ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیا جاتا اور بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جن کے واسطے دلائل مفید ہو سکتے ہیں ورنہ دلائل کی پرواہی نہیں کی جاتی۔“ فرمایا ”اس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہو گی۔“

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 322-323)

پھر آپ نے فرمایا کہ ”یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہو سکیں گے“ فرمایا کہ ”دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں“۔ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اسکے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔“ فرمایا ”جب ہماری دعائیں ایک نقطے پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔“

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 27-28)

آپ نے کئی مواقع پر افراد جماعت کو بار بار تاکید فرمائی کہ تقویٰ پر قائم ہو۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ دعاؤں کی طرف توجہ کرو۔ پس یہ وہ بنیادی چیز ہے جسے ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ دعاؤں کے معیار بلند کرنے اور دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ کی بہت ضرورت ہے۔

پس کسی احمدی کے دل میں کبھی یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ ان دنیاداروں کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کا ہمیں دنیاوی طریق سے جواب دینا چاہئے۔ اگر ہم کبھی بھی یہ طریق اختیار کریں گے تو اس تعلیم کے خلاف چل رہے ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے اور نہ صرف اس تعلیم کے خلاف چل رہے ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی محروم ہو رہے ہوں گے اور کبھی وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور پھر اس کے علاوہ ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو جائیں گے جو فساد پیدا کرنے والا ہے، دنیا کا امن و سکون برباد کرنے والا ہے کیونکہ بدلہ لینے کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

ہاں جیسا کہ حدیث میں دنیاوی تدبیر کے بارے میں آتا ہے کہ اونٹ کے پاؤں باندھنے کا بھی حکم ہے۔ (الجامع لشعب الایمان جزء ثانی حدیث 1161) اس لئے ہم قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیاوی وسائل بھی استعمال کرتے ہیں اور کرنے چاہئیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے منشاء کے مطابق ہے لیکن سب بھروسہ اور سب توکّل ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے اور اس کیلئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو خود بخود پتہ چل جائے گا کہ کیا ہماری دعائیں اس نقطے پر یا اسکے قریب پہنچ رہی ہیں جو انقلاب لانے کا ذریعہ بنتی ہیں اور جسکا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضطر کی دعا قبول کرتا ہوں اور ہم اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں جو پڑھا گیا کہ بیقرار کی دعا قبول کرتا ہوں۔

بہت سے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم بڑی بیقراری سے دعا کرتے ہیں لیکن وہ نتیجے نہیں نکل رہے جو نکلنے چاہئیں تو کیا ایسے لوگوں کی بات کو ہم سچ قرار دیں۔ یقیناً لوگوں کی باتیں غلط ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام سچا ہے۔ پس اس بات کی تلاش کرنی ہو گی کہ کس طرح مُضطر بننے کی ضرورت ہے اور اس کیلئے ہمیں دیکھنا ہو گا کہ مضطر کے معنی کیا ہیں۔

مُضطر وہ ہے جو اپنے چاروں طرف مشکلات ہی مشکلات دیکھتا ہے اور کوئی دنیاوی اور مادی راستہ اسے ان مشکلات سے نکلنے کا نظر نہیں آتا اور ایسے میں صرف اسے ایک راستہ دکھائی دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ اسے یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے ہی مجھے پناہ ملے گی اور کوئی ذریعہ پناہ کا باقی نہیں رہا۔ گویا مُضطر وہ ہے جسکے سب سامان کٹ جائیں، سب وسیلے ختم ہو جائیں اور کوئی وسیلہ نہ رہے۔ اس یقین سے اور اس بیقراری سے انسان دعائیں کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنی بات پوری فرماتا ہے کہ وہ تکالیف اور مشکلات دور کر دیتا ہے۔ اور پھر یہ بھی شرط ہے کہ مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ چمٹا رہے۔ اس کیفیت اور حالت میں جب کہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آئے، یہ خیال نہ آئے کہ دنیاوی طریقے ہمیں بچا سکتے ہیں یا جیسا مخالف ہم سے کرتا ہے ہم بھی دنیاوی طریقے استعمال کر کے ویسا ہی کریں۔ نہیں۔ بلکہ ایسے حالات میں خدا تعالیٰ کو ہی ملجا اور ماوی سمجھیں۔ اس حالت کی دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْکَ۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا نام حدیث 6313)

اس دعا کا تشریحی ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ نے

اس طرح کیا ہے۔ بڑا خوبصورت ترجمہ ہے کہ ’’اے خدا ...... تیرے عذاب اور تیری طرف سے آنے والے ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں، ......سوائے اسکے کہ میں سب طرف سے مایوس ہوکر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آ جاؤں۔ تو لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ والی جو حالت ہے یہی اضطرار کی کیفیت ہے۔‘‘ (خطبات محمود جلد 23 صفحہ 71 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10 اپریل 1942ء)

جب خدا تعالیٰ نے اس آیت میں یہ کہا ہے کہ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ایسے شخص کی دعا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ملجا اور ماویٰ نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا منجٰی قرار نہیں دیتا اس کو کسی اور ذریعہ سے نجات نہیں مل سکتی تو پھر وہ دعا ضرور سنی جاتی ہے۔

پس صرف رونے گڑگڑانے کا نام اضطرار نہیں اور نہ صرف رونا دعا کی قبولیت کی شرط ہے بلکہ پورا توکّل اور آسرا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا اور اس کیلئے اضطراری کیفیت قبولیت کی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رأفت اور رحمت کو جوش میں لانا ضروری ہے۔ حدیث میں جو آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میری طرف ایک قدم بڑھاتا ہے اسکی طرف دو قدم بڑھاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے مَیں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ایحذرکم اللہ نفسہ حدیث 7405)

تو اس کیلئے وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور مستقل دعاؤں کی ضرورت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت و رأفت کو جوش میں لایا جائے اور وہ ہماری طرف دوڑ کر آئے۔ اگر ہماری یہ حالت ہو جائے گی تو نہ سیاستدان ہمارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ نام نہاد علماء، نہ سرکاری افسران جو ہم پر پاکستان میں خاص طور پر اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی بعض جگہ مشکلات کھڑی کرتے ہیں یا تنگ کرتے ہیں یا ہم پر زمین تنگ کرنے کی کوششیں کررہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کی قبولیت کے مضمون کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’وہ وہی قادر خدا ہے جو بےقراروں کی دعا سنتا ہے اور امیدواروں کو نااُمید نہیں کرتا اور جو شخص اس کی پناہ چاہتا ہے اس کو ضائع نہیں کرتا۔ اسی کو حمد اور جلال اور عظمت ہے۔ اور اس کے نشانوں پر نظر ڈال کر حیرت دامنگیر ہوتی ہے اور آنکھیں چشم پُرآب ہوجاتی ہیں۔‘‘ (نجم الہدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 142)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’یاد رکھو کہ خدا بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ۔‘‘ (الحکم جلد 12 نمبر 16 مورخہ 29 فروری 1908ء صفحہ 5)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ ’’جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اُس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔‘‘ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 239)

پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کے قبولیت دعا کے بارے میں ارشاد کی حقیقت اور یہ ہے دعاؤں کی قبولیت کیلئے اپنی حالت کو بنانے کا طریق جسے ہمیں مستقلاً اختیار کرنے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔

الٰہی جماعتوں پر امتحان، مشکلات اور مصائب کے دَور آتے ہیں لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دعاؤں سے اس کیفیت سے مومنوں کو نکالتا ہے اور نہ صرف نکالتا ہے اور تکالیف دور کرتا ہے بلکہ زمین کا وارث بھی بناتا ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کے تلاش کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایمان و ایقان میں ترقی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو مضطر بنانے کی ضرورت ہے اور جتنی جلدی من حیث الجماعت ہم اپنی یہ حالت بنائیں گے اتنی جلد ہی دشمن کو ختم ہوتے اور ہوا میں اڑتے دیکھیں گے۔

بعض دن اور ماحول بعض چیزوں کیلئے سازگار ہوتے ہیں۔ آج کل جلسہ کے یہ دن بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں اور عملی طور پر بھی ہمیں اپنی حالتوں میں یہ کیفیت پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ان دنوں میں خاص طور پر ہر بڑا چھوٹا مرد عورت دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنا وقت فضول باتوں میں ضائع کرنے کے بجائے دعاؤں میں وقت گزاریں۔ نمازوں اور نوافل کے علاوہ چلتے پھرتے ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیں۔ قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ مسنون دعاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا ورد کرتے رہیں۔ ایک اضطراب اور اضطرار کی کیفیت اپنے اندر پیدا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد اور پہلے سے بڑھ کر اترتا دیکھیں۔ دشمن کو تو اپنی طاقت اور اپنی اکثریت اور اپنی حکومت پر گھمنڈ ہے لیکن ہم ان حالات میں خالص ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنا ملجا و ماویٰ بنائیں۔

اس وقت میں بعض دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا جن کو یہ یاد ہیں وہ علاوہ اور دعاؤں کے ان کو بھی سامنے رکھیں۔ اسی طرح باقی افراد بھی، عورتیں بھی، مرد بھی، زیادہ وقت جو بھی دعائیں یاد ہیں انہیں دل میں پڑھتے رہیں۔ ذکر الٰہی کرتے رہیں اور درود شریف بھی ان دنوں میں بہت پڑھیں۔ جماعت کے خلاف جو دشمنی ہے وہ تو ہے ہی، آج کل پھر اس کے علاوہ بھی اس سے بھی بڑے صدمے کی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے جارہے ہیں اور استہزاء کیا جارہا ہے اور ایسی حرکتیں کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مخالفین کے شر ان پر الٹائے۔ اس کیلئے درود شریف بھی بہت زیادہ پڑھیں۔ تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اس وقت مَیں بعض دعائیں ان کی مختصر وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے رکھوں گا تاکہ ان دعاؤں کا کچھ اِدراک بھی ہو اور صرف منہ ہی سے نہ پڑھ رہے ہوں بلکہ ان کو پڑھتے ہوئے اضطرار اور اضطراب بھی پیدا ہو۔ یہ پیدا کرنے کیلئے ان دعاؤں کے مطالب اور معانی بھی سامنے ہونے چاہئیں۔

دعاؤں کی قبولیت کیلئے جو سب سے ضروری چیز ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا بھیجا جانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا تم مجھ پر درود بھیجے بغیر کرتے ہو وہ زمین اور آسمان کے درمیان معلق ہوجاتی ہے، وہیں رک جاتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جزء 6 سورہ الاحزاب زیر آیت 56)

پس عرش کو ہلانے کیلئے، اللہ تعالیٰ کی محبت کو، اسکی رحمت کو، اس کی رأفت کو جوش میں لانے کیلئے دعاؤں میں سب سے زیادہ ضروری دعا درود شریف ہے جسکا ورد کرتے رہنا چاہئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم تو خود اللہ تعالیٰ نے ہی ہمیں دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔ (الاحزاب: 57) یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ’’درود شریف کے فضائل اور تاثیرات اس قدر ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ اس کا عامل نہ صرف ثوابِ عظیم کا مستحق ہوتا ہے بلکہ دنیا میں بھی معزز اور موقّر ہوتا ہے۔‘‘ (سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم روایت نمبر 1083)

پھر آپ نے درود شریف کی اہمیت اور اس کے پڑھنے کے طریق اور اس کی برکات اور اس کی روح کے بارے میں اپنے ایک خط میں جو میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا تھا یہ نصیحت فرمائی کہ ’’آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اُس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کیلئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اُس شخص کے وجود کی ایک جز ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیّت کے بے انتہا ہیں (سب سے زیادہ جو اللہ تعالیٰ کے فیضان ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہیں) اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کیلئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔ (دنیاوی فوائد اٹھانے کیلئے درود شریف نہیں پڑھنا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و برکات بھیجنے کیلئے درود شریف پڑھنا ہے) دوسرے اَورَاد بھی بدستور محفوظ رکھیں۔‘‘ (یعنی کہ دوسری دعائیں بھی پڑھتے رہیں) (مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 534-535، مکتوب نمبر 18 بنام میر عباس علی شاہ سن شائع شدہ 2008ء)

کون سا درود شریف پڑھنا چاہئے؟ اور کیسی کیفیت اس کیلئے پیدا ہونی چاہئے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں: ’’درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ‘‘

فرماتے ہیں ’’غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ یہی اس عاجز کا ورد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضرور نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقّت اور بےخودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔‘‘ (مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 526 مکتوب نمبر 13 بنام میر عباس علی شاہ)

پس دلی جوش اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کرکے درود شریف پڑھا جائے تبھی رقت اور بےخودی پیدا ہوگی اور تبھی مضطر والی حالت پیدا ہوگی۔

درود شریف میں جو ایک دفعہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ اور دوسری دفعہ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کی حکمت اور گہرائی کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر بڑی خوبصورت وضاحت فرمائی اور اگر یہ معنی سمجھ آ جائیں تو یہ سامنے رکھتے ہوئے مزید گہرائی سے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے ایک خطبہ میں بیان فرمایا تھا کہ ”درود شریف سب مسلمان پڑھتے ہیں مگر اس کا اصل مفہوم اکثر نہیں سمجھتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ان کے درود پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے اور ان کے اپنے ایمان کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ (یعنی پڑھنے والے کے ایمان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے یا ہوسکتا ہے) ایک بچہ روپے، ہیرے، جواہر کی قدر نہیں کرے گا مگر روٹی کے ٹکڑے کو منہ میں ڈال لے گا۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”اس وقت میں درود کے ظاہری الفاظ کو لے کر ان کی خوبی سناتا ہوں۔ درود میں صَلِّ پہلے رکھا ہے اور بَارِکْ بعد میں۔ مسلمانوں کو شاذ ہی خیال آیا ہوگا کہ صَلِّ پہلے کیوں اور بَارِکْ بعد میں کیوں ہے اور اس ترتیب میں خوبی کیا ہے؟ جو شخص غور کرے گا اور علم سے اس پر نگاہ ڈالے گا اس پر اس کی حقیقت ظاہر ہو جاوے گی۔ عربی میں صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ کے معنی ہوئے اے اللہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعا کر۔ اب دعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ شخص دعا کرتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے سے التجا کرتا ہے۔ جیسے ماں باپ یا دوست سے مدد طلب کرنا۔ اور دوسرے اس شخص کی دعا ہوتی ہے جس کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اسکے معنی ہیں کہ وہ خود عطا کر دیتا ہے۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ بادشاہ ہے......“ یہاں جو فرمایا کہ اے اللہ تُو دعا کرتو ”......خدا تعالیٰ بادشاہ ہے۔ کبھی مانتا ہے کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی دعا کے معنی ہیں کہ وہ ہوا، پانی، زمین، پہاڑ غرضیکہ سب مخلوق کو کہتا ہے کہ میرے بندے کی تائید کرو۔ پس اَللّٰھُمَّ صَلِّ کے یہ معنی ہوئے کہ اے اللہ تُو ہر ایک نیکی اور بھلائی اپنے رسول کیلئے چاہ۔ ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود اگر قبول ہو جاوے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ورنہ انسان جو دعا خود تجویز کرے گا“ وہ کامل دعا نہیں ہوسکتی بلکہ اس میں نقص ہوگا۔ وہ ناقص ہوگی۔ ”بندہ اپنی عقل سے جو چاہے گا وہ ضرور ناقص ہوگا۔ اس لئے بندہ خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ تُو چاہ۔ کیونکہ تیرا علم کامل ہے۔

بَارِکْ بَرَکَ سے نکلا ہے اس کے معنی اکٹھا ہونا، جمع ہونا ہیں۔ اس لئے بِرْکَۃ تالاب کو کہتے ہیں جہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کے معنی ہوئے اے اللہ تُو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنی رحمتیں، فضل اور انعامات جو تو نے ان پر کئے ہیں ان کو اتنا بڑھا کہ سارے جہاں کی رحمتیں اور برکتیں ان پر اکٹھی ہو جاویں۔ (پس) صَلِّ بطور بیج کے ہے اور بَارِکْ اس سے بڑھ کر ترقی ہے۔“ (خطبات محمود جلد 7 صفحہ 77-78 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 22 جولائی 1921ء)۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے چاہا جو نیکی اور بھلائی اور ترقی کا بیج ہے اس پر اب ایسے پھل لگتے چلے جائیں کہ یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔

اس طرح بھی اس کو سمجھا جاسکتا ہے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی دعا کا یہ معنی بھی ہے کہ اے اللہ! تُو اس دنیا میں محمدؐ کا ذکر بلند کر کے اور ان کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر اور ان کی شریعت کیلئے بقا اور ہمیشگی مقرر کر کے عظمت عطا فرما۔ جبکہ آخرت میں ان کی اُمّت کے حق میں شفاعت کو قبول فرما کر اور ان کے اجر و ثواب کو کئی گنا بڑھا کر دینے کے ذریعہ سے انہیں عظمت سے ہمکنار فرما۔ اسی طرح اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ تو نے جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقدر فرمائی ہوئی ہے اسکو ان کیلئے قائم فرما اور اسے ہمیشگی اور دوام بخش۔

یہ ترتیب ہے جو نہایت اعلیٰ ہے اور بالکل کامل ہے۔ پس اس حقیقت کو سمجھ کر جب ہم درود پڑھیں گے تو ان دعاؤں اور برکات سے ہمیں بھی حصہ ملتا رہے گا اور جب اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود پہنچائے گا تو آپ کی دعائیں بھی ہمیں پہنچیں گی۔ آج دشمن آپ کے خلاف دریدہ دہنی کر رہا ہے تو یہی اس کا حقیقی جواب ہے کہ زیادہ سے زیادہ درود پڑھا جائے۔

اب مَیں بعض اور دعائیں بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بعض دعائیں اکثر لوگوں کو یاد ہوں گی اس لئے آسانی سے ان کا ورد بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جب دعا سکھائی ہے تو اس لئے کہ جب مومن کے دل سے یہ دعا نکلے تو انہیں قبول بھی فرمائے۔ قرآنی دعا یہ ہے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:9) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اسکے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی صفت وَہّاب کا ذکر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ وہ ہے جو انسان کی حالت اور عمل کے مطابق دیتا ہے اور جو بے انتہا دینے والا ہے اور اعلیٰ رنگ میں دینے والا ہے۔ یہ بڑی ضروری اور اہم دعا سکھائی گئی ہے۔ اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اکثر ہوتا ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل عطا ہوتے ہیں لیکن وہی انسان کی اپنی کمزوریوں اور بدقسمتی سے اس کیلئے ٹھوکر اور بگاڑ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کا غلط استعمال کرنے لگ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کو غلط معنی پہناتے ہیں اور نتیجۃً اپنی تباہی کے سامان کر لیتے ہیں۔ جس طرح بعض پہلے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے کہ ایسی غلطیوں سے بچنے کی کوشش بھی کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی غلطیاں کرنے سے بچائے۔

اس دعا میں ایک لحاظ سے یہ پیشگوئی بھی ہے کہ مسلمانوں کا ایسی باتوں کی طرف رجحان اور میلان ہو جائے گا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں اور مسائل کو لے کر وہ اس انتہا پر چلے جائیں گے کہ اصل اور واضح تعلیم کو بھلا دیں گے۔

روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستقل اس دعا کو پڑھا کرتے تھے (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب یا مقلب القلوب حدیث 3522) اور آپ کے اس دعا کے پڑھنے کا مطلب ہی یہ تھا کہ آپ صحابہ سے بھی یہ امید رکھتے تھے کہ وہ یہ دعا پڑھا کریں۔ یقیناً اس سے بڑھ کر کوئی بدقسمتی نہیں کہ کوئی شخص ہدایت پائے اور پھر اپنے صحیح راستے سے بھٹک جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا حاصل کرنے والا بن کر اس کی ناراضگی کا مورد بن جائے۔ بدقسمتی سے آجکل ہم مسلمانوں میں اکثریت میں یہ حالت دیکھتے ہیں کہ چھوٹے اور فروعی مسائل اور باتوں نے انہیں واضح اور حقیقی تعلیم سے دور کر دیا اور اس پر آجکل کے نام نہاد علماء مزید کام کر رہے ہیں کہ فرقہ بندیوں بلکہ فرقہ در فرقہ بندیوں نے دلوں کو پھاڑ دیا ہے جسکا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہے۔ بے رحمانہ طور پر معصوموں اور بچوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ان کا خون کیا جا رہا ہے۔ وہ تمام افضال اور نعمتیں جو مسلمانوں کا خاصہ تھیں ان سے محروم ہیں اور انہی باتوں نے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو ماننے سے بھی محروم رکھا ہوا ہے۔

پس احمدیوں کو خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہئے کہ حالات کی مشکل کی وجہ سے کہیں کسی کا دل ٹیڑھا نہ ہو جائے اور ٹیڑھا ہو کر پھر ان برکات سے محروم نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کی ہوئی ہیں۔

اس دعا اور آیت کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحبؓ کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”کابل کے علماء امیر کے حکم سے مولوی صاحب کے ساتھ بحث کرنے کیلئے جمع ہوئے تھے۔ مولوی صاحب نے انکو فرمایا کہ تمہارے دو خدا ہیں کیونکہ تم امیر سے ایسا ڈرتے ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے مگر میرا ایک خدا ہے اس لئے میں امیر سے نہیں ڈرتا۔ اور جب گھر میں تھے اور ابھی گرفتار نہیں ہوئے تھے اور نہ اس واقعہ کی کچھ خبر تھی اپنے دونوں ہاتھوں کو مخاطب کر کے (صاحبزادہ صاحب نے) فرمایا کہ اے میرے ہاتھو! کیا تم ہتھکڑیوں کی برداشت کرلو گے۔ ان کے گھر کے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات آپ کے منہ سے نکلی ہے؟ تب فرمایا کہ نماز عصر کے بعد تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ کیا بات ہے۔ تب نماز عصر کے بعد حاکم کے سپاہی آئے اور گرفتار کر لیا اور گھر کے لوگوں کو انہوں نے (صاحبزادہ صاحب نے) نصیحت کی کہ میں جاتا ہوں اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم کوئی دوسری راہ اختیار کرو۔ جس ایمان اور عقیدے پر مَیں ہوں چاہئے کہ وہی تمہارا ایمان اور عقیدہ ہو۔ اور گرفتاری کے بعد راہ میں چلتے وقت کہا کہ میں اس مجمع کا نوشاہ ہوں۔ بحث کے وقت علماء نے پوچھا کہ تو اس قادیانی شخص کے حق میں کیا کہتا ہے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہم نے اس شخص کو دیکھا ہے اور اس کے امور میں بہت غور کی ہے۔ اس کی مانند زمین پر کوئی موجود نہیں اور بیشک اور بلا شبہ وہ مسیح موعود ہے اور وہ مُردوں کو زندہ کر رہا ہے۔ تب مُلّانوں نے شور کر کے کہا کہ وہ کافر اور تُو بھی کافر ہے اور ان کو امیر کی طرف سے بحالت نہ توبہ کرنے کے سنگسار کرنے کیلئے دھمکی دی گئی اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب میں مروں گا تب یہ آیت پڑھی۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:9)“ پھر آپ نے اسی کا ترجمہ فرمایا کہ ”یعنی اے ہمارے خدا ہمارے دل کو لغزش سے بچا اور بعد اسکے جو تُو نے ہدایت دی ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عنایت کر کیونکہ ہر ایک رحمت کو تُو ہی بخشتا ہے۔“
(علامات المقربین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 126-127)

پس ایمان کی مضبوطی اور حالات کا مقابلہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے کیلئے یہ دعا بہت ضروری ہے۔ یہ تو ایمان پر قائم رہنے کا ایک انتہائی اعلیٰ معیار تھا جو حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے دکھایا لیکن بعض دفعہ چھوٹے معاملات بھی ایسے آجاتے ہیں جب انسان کا ایمان ڈانواں ڈول ہو جاتا ہے اس لئے ایسے حالات سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کیلئے یہ دعا بہت ضروری ہے۔

گناہوں سے بخشش، ثابت قدم رہنے اور کافر قوم کے خلاف مدد اور نصرت کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے۔

پھر ایک دعا ہے کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (آل عمران:148) اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

اس دعا کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ”سورۃ آل عمران میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھلائی ہے اور وہ یہ ہے: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا۔ یعنی اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش اور جو اپنے کاموں میں ہم حد سے گزر جاتے ہیں وہ بھی معاف فرما۔ پس ظاہر ہے کہ اگر خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہرگز نہ سکھلاتا۔“ (چشمہ

معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 25)

انسان کمزوریوں کا پُتلا ہے۔ بہت سے معاملات میں کمزوریاں بلکہ گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اور اس زمانے میں جب دنیا کی چمک انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور قدم قدم پر شیطان مورچے لگا کر بیٹھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے ہی انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ ذاتی برائیاں بعض دفعہ جماعتی برائیاں بن کر ترقی میں روک بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے گناہوں کی مغفرت اور اپنی حدود کے تجاوز کرنے کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہنے سے بچنے کیلئے یہ دعا سکھائی ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ دعا سکھلانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ اپنی زیادتیوں اور گناہوں کا احساس ہونے پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ انسان بغیر احساس کے گناہ کرتا چلا جائے۔ پھر جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ مومنین کو ایک دوسرے کیلئے دعاؤں سے مدد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یعنی انفرادی غلطیاں اور کمزوریاں جماعتی غلطیاں اور کمزوریاں بن کر ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم نہ کر دیں اور کافر اور مخالفین ہم پر زیادتیوں میں بڑھتے نہ چلے جائیں بلکہ ہم من حیث الجماعت تجھ سے مانگتے ہیں کہ ہماری ذاتی کمزوریوں اور گناہوں کو بھی بخش دے اور جماعتی کمزوریوں اور زیادتیوں کو بھی معاف فرما اور دشمن کے خلاف ہماری مدد فرما۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی جو استغفار کرنے، اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے اور رحم مانگنے کیلئے ہے اور وہ دعا ہے: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24) کہ اے ہمارے ربّ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ ”بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم اور کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کیلئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔“ آپ فرماتے ہیں ”آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)“ آپ فرماتے ہیں کہ ”یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔“ (البدر جلد 1 نمبر 9 مورخہ 26 دسمبر 1902 صفحہ 66)

آج کل جس قدر شیطان کے حملے ہیں اس کی انتہا کوئی نہیں نظر آتی۔ ہر طرف سے دائیں بائیں آگے پیچھے سے شیطان حملے کر رہا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کا ہر عضو شیطان کے حملوں کی زد پر ہے۔ پس ایسے حالات میں استغفار کی بہت ضرورت ہے اور ہمارے سپرد جو کام ہوا ہے اس کیلئے تو قدم قدم پر اور لحظہ لحظہ اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ دنیا کی رہنمائی، دجال کے حملوں سے بچنے اور اس پر غالب آنے کیلئے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاص مدد ہی کام آ سکتی ہے جس کیلئے ہمیں اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے بخشش اور رحم طلب کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اُس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے فتح بذریعہ دعا کے پائی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف: 24) اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اوّل بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔ حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے۔ تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہیں۔ اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہیں، آسمانی حربہ کی ضرورت ہے۔“ (البدر جلد 2 نمبر 10 مورخہ 27 مارچ 1903 صفحہ 77)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعا کے پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ: 202) اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں اور اُسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اے ہمارے ربّ ہمیں اس دنیا میں بھی آرام اور آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہان میں بھی آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“ آپ فرماتے ہیں: ”دیکھو دراصل رَبَّنَآ کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَآ کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اُس نے پہلے بنائے ہوئے تھے اُن سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔“

پس جب رَبَّنَآ کہتے ہیں تو دل سے نکلنا چاہئے یہ سوچنا بھی چاہئے کہ سب ربّ چھوڑ دیئے۔ ایک ہی ربّ کے پاس میں آیا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: ”ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اسکا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اسکے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی ربّ کے آگے سر نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَآ کی پُردرد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اسکے آستانہ پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دلسوزی اور جان گدازی سے اسکے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَآ یعنی اصلی اور حقیقی ربّ تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں۔ تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔“

پھر آپ فرماتے ہیں ”ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت ہے؟“ فرماتے ہیں ”دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس در کے نہ ہو۔ اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً۔ ایسی دعا کرنا صرف انہی لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ اُن کے ربّ کے سامنے اَور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں“۔ فرمایا ”آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہو گی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلّت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ اولاد بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن۔ غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کیلئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 187 تا 190)

ان قرآنی دعاؤں کے علاوہ دو اور دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ عموماً لوگوں کو یاد بھی ہیں۔ ان میں سے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعا ہے اور دوسری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا دشمن کے شر سے بچنے کیلئے اور کامیابیوں کیلئے۔

جو دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ حدیث میں آتا ہے ابو بردہ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم کی طرف

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFAZL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

سے کوئی خطرہ محسوس ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما حدیث 1537)

آجکل خاص طور پر بعض ملکوں میں، جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، جماعت کو خطرات کا پہلے سے زیادہ سامنا ہے۔حکومت بھی اور عدلیہ بھی اور نام نہاد علماء بھی ہمارے خلاف ہیں اور ہر ذریعہ نقصان پہنچانے کا اپنے اختیارات کے تحت استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ پس ایسے حالات میں ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں سوائے اسکے کہ پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے، اس کے ختم ہونے کیلئے دعائیں کریں۔نوافل میں بھی اور چلتے پھرتے بھی دعائیں کریں۔ ہمارے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے، کوئی طاقت نہیں ہے لیکن یہ دعا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے یقیناً یہ دشمن کے شر ان پر الٹا کران کو ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے بشرطیکہ سچے دل کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھتے ہوئے ہم یہ دعا کریں۔ یقیناً ہماری دعائیں پھر دنیا کیلئے عبرت کا موجب بن جائیں گی۔دنیا عبرت حاصل کرنے والی ہوگی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی ایک دعا ہے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ دعا القاء ہوئی ہے یعنی رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ۔ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

آپ اس کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا تعالیٰ کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ایسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر مَیں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو مَیں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں۔(اس سے نہیں بچا جا سکتا) خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے (یعنی بیل نے) اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ مَیں نے اُس وقت غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔مگر مَیں نے پھر کر نہ دیکھا۔ (مڑ کر نہ دیکھا) اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ۔ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ ۔ (یعنی اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی‘‘۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایک آریہ میرے پاس دوا لینے آیا کرتا ہے۔میں نے اسے یہ خواب سنائی تو اس نے کہا کہ مجھے بھی لکھ دو۔ میں نے لکھ دیا اور اس نے یاد کر لیا۔‘‘ اخبار میں لکھنے والے نے لکھا ہے، رپورٹ دینے والے نے اس موقع کی بات لکھی ہے کہ ’’مغرب کی نماز پڑھ کر حضرت اقدس تشریف لے گئے اور کوئی ایک گھنٹے بعد مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ آج جو خواب میں الہام سے کلمات بتلائے گئے ہیں میں نے ارادہ کیا ہے کہ اُن کو نماز میں دعا کے طور پر پڑھا جائے اور میں نے خود تو پڑھنے شروع کر دیئے ہیں۔‘‘(ملفوظات جلد 4 صفحہ 264-265)

اور جماعت کو بھی کہا کہ آپ پڑھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے......‘‘ پھر ’’میں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔آپ بھی پڑھا کریں۔

فرمایا کہ اس میں بڑی بات جو سچی توحید سکھاتی (ہے) یعنی اللہ جلّ شانہٗ کو ہی ضارّ اور نافع یقین دلاتی ہے، یہ ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شے تیری خادم ہے یعنی کوئی موذی اور مضر شے تیرے ارادے اور اِذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کرسکتی۔‘‘ (الحکم جلد 6 نمبر 44 مورخہ 10 دسمبر 1902ء صفحہ 10)

دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو رحمانیت کا خاصہ یہی ہے کہ وہ رحیمیت سے فیض اٹھانے کے قابل بنا دے اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فرمایا یہ نری لفاظی نہیں ہے بلکہ انسانی شرف اسی کا متقاضی ہے۔ مانگنا انسانی خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا جو نہیں مانتا وہ ظالم ہے۔دعا ایک ایسی سرور بخش کیفیت ہے کہ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں کن الفاظ میں اس لذت اور سرور کو دنیا کو سمجھاؤں۔ یہ تو محسوس کرنے ہی سے پتہ لگے گا۔ مختصر یہ کہ دعا کے لوازمات سے اول ضروری یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں کیونکہ جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا اور دعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’بات یہ ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا میں یہ مقصود ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتمّ کر اور پھر یہ کہہ کر کہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ اور بھی صراحت کردی کہ ہم اس صراط کی ہدایت چاہتے ہیں جو منعم علیہ گروہ کی راہ ہے اور مغضوب گروہ کی راہ سے بچا جن پر بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب الٰہی آ گیا اور اَلضَّآلِّیْنَ کہہ کر یہ دعا تعلیم کی کہ اس سے بھی محفوظ رکھ کہ تیری حمایت کے بدوں بھٹکتے پھریں۔‘‘ (الحکم جلد 5 نمبر 33 مورخہ 10 ستمبر 1901ء صفحہ 1-2)

آپ فرماتے ہیں: ’’بہت سے لوگ دعا کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں۔سو یاد رکھنا چاہئے کہ دعا یہی نہیں کہ معمولی طور پر نماز پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ آیا منہ سے کہہ دیا۔اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہو تا کیونکہ یہ دعا نری ایک منتر کی طرح ہوتی ہے۔(کہ منتر پڑھ لیا کوئی دل سے نہ نکلی آواز) نہ اس میں دل شریک ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کوئی ایمان ہوتا ہے۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کیلئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے۔ اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے۔ اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 406)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کو ان کا حق ادا کرتے ہوئے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ان تین دنوں میں خاص طور پر جیسا کہ میں نے کہا اور پھر ہمیشہ دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے۔ہمیں دین پر قائم رکھے۔ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے اور جماعت کی ترقیات کے نظارے ہمیں پہلے سے بڑھ کر دکھاتا چلا جائے۔ دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔اب دعا کر لیں۔

.... (دعا)

ایک بات مَیں اَور کہنا چاہتا ہوں۔ دوپہر کو جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے کہا تھا کہ یہاں آجکل زمینوں پہ خشک گھاس کی وجہ سے آگ کی کسی قسم کی چیز استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ اور جو سگریٹ پینے والے جو ہیں وہ بھی خاص طور پر احتیاط کریں اور حدیقۃ المہدی کے حدود میں نہ پیئیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ باہر جا کے پیئیں۔ اب اردگرد ہمسایوں کی بھی زمینوں پہ وہی حالت ہے اور وہاں کوئی انتظام بھی نہیں ہے اس لئے ہمسائے کا بھی حق ہے۔اس لئے کوشش یہی کریں کہ اگر کسی میں یہ برائی ہے تو ان تین دنوں میں اس برائی کو چھوڑنے کی بھی کوشش کریں اور کہیں میری بات سے یہ لائسنس نہ لے لیں کہ حدیقۃ المہدی میں نہیں پینا باہر جا کر جیسے مرضی پیتے رہیں۔ باہر ہمسایوں کی گراؤنڈز میں جا کے ان کے فارم پہ جا کے بالکل استعمال نہیں کرنا خاص طور پہ احتیاط کریں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14؍دسمبر 2018)

نمایاں کامیابی و درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی نہانواب نے MBBS فائنل امتحان میں 79% نمبرات لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔قارئین بدر سے بچی کے روشن مستقبل، جماعت کیلئے مفید وجود بننے اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (قاری نواب احمد، مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

’’خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں

وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے، ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے

ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو، اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں وہ خالص تقویٰ کو چاہتا ہے جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 31، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 مئی 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ باریہ نعیم (واقفہ نو) کا ہے جو نعیم احمد صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ اور یہ عزیزم اعزاز احمد (واقف نو) کے ساتھ بیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے، جو مختار احمد ملہی صاحب (جنرل سیکرٹری امریکہ) کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور اس دوران دولہے کو مخاطب کر کے فرمایا ''بڑے صحت مند ہو!'' اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ رضوانہ شمس بنت مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب (انچارج ترکی ڈیسک لندن) کا ہے۔ یہ عزیزم ارسلان توقیر ملک ابن ملک توقیر احمد صاحب (یوکے) کے ساتھ بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نادیہ طاہر بھٹی (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم عزیز احمد طاہر بھٹی صاحب کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم ذوالفقار احمد راجہ جو جامعہ احمدیہ (یو۔کے) کے طالب علم ہیں، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ منیر احمد راجہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر اگلے نکاح کا انگریزی میں اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

Next Nikah is of Ms. Momina Jowaheer, (Waqifa e Nau)daughter of Munir Ahmad Jowaheer Sahib, of London. This Nikah has been settled with Mr. Zubair Ahmed, (Waqf e Nau) son of Mr. Tahir Ahmed Sahib at a Haq Mehr of £6,000.

حضور انور نے اس نکاح کے فریقین میں انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر اگلے نکاح کا اردو میں ہی اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ شائلہ قیوم (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم عبد القیوم صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم رانا طلحہ زبیر ابن مکرم رانا زبیر احمد صاحب (بلجیم) کے ساتھ بارہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ملیحہ عظمت بنت مکرم عظمت اللہ صاحب لندن کا ہے، جو عزیزم نعمان عقیل (واقف نو) کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو رحمت علی صاحب مرحوم سابق کارکن وکالت مال ربوہ کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عدیلہ آصف کا ہے جو مکرم سیف اللہ چیمہ صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم نادر پرویز (واقف نو) کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو یہیں جماعت کے کارکن ہیں۔ Exchange میں کام کرتے ہیں اور مکرم پرویز احمد سندھو صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے ایجاب و قبول کروانے سے قبل کاغذات کو دیکھتے ہوئے فرمایا: اچھا لڑکے کا باپ لڑکی کا وکیل ہے؟ اس پر لڑکے کے والد مکرم پرویز احمد سندھو صاحب نے عرض کیا کہ جی حضور۔ تو حضور انور نے اچھا کہہ کر فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔ اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حانیہ سحر بنت مکرم مقبول احمد صاحب (لندن) کا ہے جو عزیزم احمد بشیر (واقف نو) ابن مکرم اعزاز احمد صاحب (بلجیم) کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور نے اس نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور پھر تمام نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور ان نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن 10 مئی 2019)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

جہانِ احمدیت کو نیا مرکز مبارک ہو

(منصورہ فضل منؔ، قادیان دار الامان)

نیا یہ آسماں اور یہ زمیں سب کو مبارک ہو
جہانِ احمدیت کو نیا مرکز مبارک ہو
دعاؤں سے رکھیں اس شہر کی آقا نے بنیادیں
ہوا فضلِ خدا نازل ہوئیں پھر اسکی تائیدیں
خدا کا گھر بنا صد آفریں سب کو مبارک ہو
جہانِ احمدیت کو نیا مرکز مبارک ہو
الٰہی رحمتیں ہر دم ملیں ہر گام پہ نصرت
خدا ہی ڈالنے والا ہے اس ہجرت میں بھی برکت
نیا یہ عزم دل میں یہ یقیں سب کو مبارک ہو
جہانِ احمدیت کو نیا مرکز مبارک ہو
افق تک جائیگی اب روشنی اس نیک مقصد کی
یہیں سے پھوٹنے والی ہیں کرنیں نورِ احمدؐ کی
کریں سجدہ شکر اَے ہم نشیں سب کو مبارک ہو
جہانِ احمدیت کو نیا مرکز مبارک ہو
مدینہ تک بھی جائیں اَے خدا اب قافلے اپنے
کھلیں سب راستے کم ہوتے جائیں فاصلے اپنے
کہ ہوتی جا رہی منزل قریں سب کو مبارک ہو
جہانِ احمدیت کو نیا مرکز مبارک ہوا
نیا یہ آسماں اور یہ زمیں سب کو مبارک ہو
جہانِ احمدیت کو نیا مرکز مبارک ہو

کلامُ الامام

''تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Propritor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9712: مَیں سید فرقان احمد ولد مکرم سید محی الدین احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوہینور B/301 II کوپلنڈ والا ڈاکخانہ اندھیری ضلع ممبئی صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ فلیٹ 1020 sqft بمقام اندھیری (ممبئی)، میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید اللہ حسن العبد: سید فرقان احمد گواہ: مسرت احمد

مسل نمبر 9713: مَیں سید فہد احمد ولد مکرم سید فرقان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوہینور B/301 II کوپلنڈ والا ڈاکخانہ اندھیری ضلع ممبئی صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/34,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حمید اللہ حسن العبد: سید فہد احمد گواہ: مسرت احمد

مسل نمبر 9714: مَیں سید زید احمد ولد مکرم سید فرقان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوہینور B/301 II کوپلنڈ والا ڈاکخانہ اندھیری ضلع ممبئی صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/39,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حمید اللہ حسن العبد: سید زید احمد گواہ: مسرت احمد

مسل نمبر 9715: مَیں رباب احمد ولد مکرم شیخ محمد عثمان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن جمگاؤں ڈاکخانہ بلوا چک ضلع بھاگلپور صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 11 ڈسمل (بمقام جمگاؤں، بھاگلپور)، زمین 1440 sqft (بمقام برہ پورہ، بھاگلپور) میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/16,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوید الفتح شاہد مبلغ سلسلہ العبد: رباب احمد گواہ: سید مظفر احمد

مسل نمبر 9716: مَیں عائشہ صدیقہ زوجہ مکرم محمد طلحہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ کاماریڈی صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک سیٹ 7 تولہ 24 کیرٹ KDM، زیور نقرئی: 10 تولہ، حق مہر: -/50,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طاہر الامۃ: عائشہ صدیقہ گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 9717: مَیں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم محمد شہاب الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ کاماریڈی صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک سیٹ 3 تولہ 24 کیریٹ KDM، چین 5 گرام 22 کیریٹ، 2 انگوٹھیاں 2 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پازیب 18 تولہ، حق مہر: -/18,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد طاہر الامۃ: طاہرہ بیگم گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 9718: مَیں آسیہ بیگم زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن سہارنپور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 25 گرام 22 کیریٹ (کان کی بالی ایک جوڑی، ایک انگوٹھی)، زیور نقرئی: پازیب 50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: آسیہ بیگم گواہ: خلیل احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 9719: مَیں شرمین سلطان زوجہ مکرم لئیق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ بساون گنج ضلع امروہہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 ہار 35 گرام، 4 انگوٹھیاں 11 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 50 گرام، حق مہر -/1,15,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: شرمین سلطان گواہ: لئیق احمد

مسل نمبر 9720: مَیں سلطان احمد ولد مکرم خورشید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: سلطان احمد گواہ: فؤاد احمد

مسل نمبر 9721: مَیں نکہت سلطانہ زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/40,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: نکہت سلطانہ گواہ: سلطان احمد

مسل نمبر 9722: مَیں سہرا بیگم زوجہ مکرم گلبہار خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2007، موجودہ پتا: سمپورنہ نگر ضلع لکھیم پور کھیری صوبہ یو.پی، مستقل پتا: گڑھی پختہ ضلع مظفر پور صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/25,000 روپئے، زیور طلائی: کان کی بالیاں 7 گرام، انگوٹھی 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 30 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: سہرا بیگم گواہ: مظہر احمد

مسل نمبر 9723: مَیں محمد عثمان کھانڈے ولد مکرم محمد رمضان کھانڈے صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن مالنو ڈاکخانہ زُورا تحصیل وضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 4 کمروں پر مشتمل، 1 پورانی بائک، 13 مرلہ باغاتی زمین (کاغذات دستیاب نہیں)، میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شیخ طارق احمد معلم — العبد: محمد عثمان کھانڈے — گواہ: عبدالمجید شیخ

مسل نمبر 9724: مَیں عبدالمجید شیخ ولد مکرم عبدالغنی شیخ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن مانلو ڈاکخانہ زُورا تحصیل وضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ باغاتی زمین 10 مرلہ۔ میرا گزارہ آمد از زمینداری سالانہ -/18,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شیخ طارق احمد معلم سلسلہ — العبد: عبدالمجید شیخ — گواہ: محمد عثمان زرقانی

مسل نمبر 9725: مَیں محسن احمد ساہل ولد مکرم بشارت احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 129-10 چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: بشارت احمد — العبد: محسن احمد ساہل — گواہ: طیب احمد خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9726: مَیں گلشن بیگم زوجہ مکرم منور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال، موجودہ پتا: جکور ڈاکخانہ بنگلور صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: ہاؤس نمبر 410، 1st کراس ڈودا ٹمپل (جاکور لے آؤٹ) بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28رفروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 20 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 20 تولہ، حق مہر -/35,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال آمد — الامۃ: گلشن بیگم — گواہ: محمد جمیل

مسل نمبر 9727: مَیں شاہدہ مظفر زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن 410 (1st بی کراس) ڈودا ٹمپل جاکور لے آؤٹ ڈاکخانہ بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رمارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1,00,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مظفر احمد — الامۃ: شاہدہ مظفر — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 9728: مَیں عرفان احمد ولد مکرم محمد صالح صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن 410 (1st بی کراس) ڈودا ٹمپل جاکور لے آؤٹ ڈاکخانہ بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رجنوری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد عرفان — العبد: عرفان احمد — گواہ: طارق احمد گلبرگی

رحمت کا ہے غُفراں کا ہے بخشش کا مہینہ

(تنویر احمد ناصؔر، نائب ایڈیٹر)

رمضان کی عظمت کو کروں کیسے بیاں میں
لب سلتے ہیں، سکتہ ہے مرے حرف و بیاں میں

رحمت کا ہے غفراں کا ہے بخشش کا مہینہ
مولیٰ تو اثر رکھ دے مری آہ و فغاں میں

عصیاں کی شبِ تار میں پُر نور سویرا
کِھل اُٹھا ہو لالے کا چمن گویا خزاں میں

اُس رمز کو سمجھو کہ جو ہے رمض میں پنہاں
ایماں کی حرارت ہے سبھی خورد و کلاں میں

یہ رمض کچھ ایسی ہے کہ اس رمض کے آگے
شعلے میں وہ گرمی ہے نہ ہے برق تپاں میں

نازل ہوا قرآن اسی ماہ مبیں میں
پھر پھیلی ہدایت کی ضیا اس سے جہاں میں

موسیٰؑ کو نہ جس نور کی تھی تاب سر طور
وہ نور پُر افشاں ہے محمدؐ کے نشاں میں

اِک شب ہے شبِ قدر اسی ماہ مبیں میں
اِس شب کی بیاں عظمت وشوکت ہے قرآں میں

ہر شب ہو شبِ قدر تو دن عید ہو یا ربّ
لمحاتِ محبت ہوں شفا سوزِ نہاں میں

نادِم ہے گناہوں پہ نگہ اُٹھ نہیں سکتی
ناصؔر ترا اِک چاکر ادنیٰ ہے جہاں میں

کلامُ الامام

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کرلیا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
* NAFSA Member Association, USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
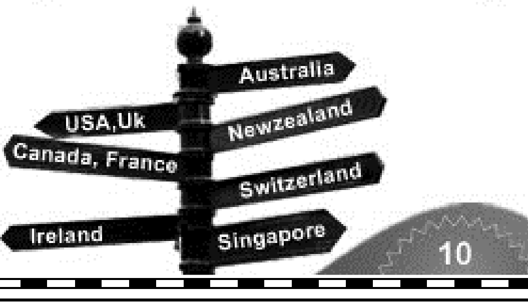

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination

for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K

All kinds of Readymade Garments

Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co. Mob.8978952048

Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ پونہ میں
جلسہ یوم مصلح موعود، جلسہ یوم مسیح موعود اور بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد

جلسہ یوم مصلح موعود: جماعت احمدیہ پونہ (صوبہ مہاراشٹرا) میں مورخہ 24 فروری 2019 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت پونہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ صبح گیارہ بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سراج الدین گڈے صاحب نے کی۔ مکرم محمد وسیم احمد صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم اسمٰعیل مبارک صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ مکرم سید خالد احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم خلیل احمد محبوب شیخ صاحب اور مکرم عبدالعلیم قریشی صاحب نے تقریر کی۔ بعدہ مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب نے ایک نظم پیش کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ یوم مسیح موعود: مورخہ 24 مارچ کو یوم مسیح موعود کی مناسبت سے مجلس انصار اللہ کی جانب سے ریلوے اسٹیشن پونہ اور اردگرد کے مضافات میں غربا میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ جلسہ کی مناسبت سے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز عصر مکرم طاہر احمد عارف صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سراج الدین گڈے صاحب نے کی۔ مکرم اسمٰعیل مبارک صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم خلیل احمد محبوب شیخ صاحب اور خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعدہ ''اسلام احمدیت'' کے موضوع پر ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی اور ایک مقابلہ سوال و جواب بھی منعقد ہوا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بلڈ ڈونیشن کیمپ: مورخہ 23 مارچ کو یوم مسیح موعود کی مناسبت سے مجلس خدام الاحمدیہ پونہ کی جانب سے ایک بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ اجتماعی دعا کے بعد صبح ساڑھے دس بجے مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت احمدیہ پونہ کی قیادت میں خدام کی ایک ٹیم ''Sasson General Hospital'' پہنچی اور انتظامیہ کو اس دن کی اہمیت بتائی اور عطیہ خون دیا۔ وہاں کے اسٹاف نے اس بات پر حیرانی کا اظہار کیا کہ پہلی دفعہ ایسے لوگوں سے مل رہے ہیں جو مذہبی خوشی کے موقع پر عطیہ خون کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان ادنیٰ کاوشوں میں برکت عطا فرمائے۔ (حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ)

جماعت ناصر آباد میں تربیتی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد (صوبہ جموں کشمیر) کی جانب سے محلہ دار العلوم کلگام میں مکرم مولوی سراج الدین صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز مدثر احمد راتھر نے کی۔ عہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے دہرایا۔ نظم مکرم راجہ وسیم احمد شیخ صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد افضل بٹ صاحب قائد تبلیغ نے بعنوان ''دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 31 مارچ 2019 کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم مولوی فاروق احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ندیم گلزار بٹ صاحب (ناظم مال) نے کی۔ مکرم مولوی بلال احمد صاحب معلم سلسلہ نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ مکرم فیضان وسیم صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم خالد حمید پڈر صاحب اور مکرم مولوی زبیر احمد صاحب معلم سلسلہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ناظم تربیت، مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد)

مختلف جماعتوں کی جانب سے یوم تبلیغ کا انعقاد

☆ مورخہ 10 مارچ 2019 کو جماعت احمدیہ اجمیر (صوبہ راجستھان) میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے بعنوان ''دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں'' درس دیا۔ صبح دس بجے مکرم سریش کاٹھات صاحب صدر جماعت نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں خاکسار، مکرم عبد الرؤف صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم سریش کاٹھات صاحب صدر جماعت اجمیر، مکرم راشد احمد صاحب معلم سلسلہ اور مکرم شکیل احمد صاحب ناظم اطفال اجمیر ایک وفد کی صورت میں مختلف علاقوں میں گئے اور گھر گھر جا کر تبلیغ کی اور لیف لیٹس تقسیم کیے۔ اسکے نتیجہ میں 500 افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ لوہا خان، اجمیر)

☆ جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 17 مارچ 2019 کو مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام یوم تبلیغ منایا گیا۔ نماز تہجد صبح پانچ بجے مکرم وسیم احمد صاحب سابق صدر جماعت گلبرگہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد احباب جماعت نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہ گھر گھر جا کر احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ اسی روز بعد نماز مغرب وعشا دار الذکر گلبرگہ میں مکرم حشمت اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم تبلیغ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نصیر احمد استاد صاحب نے کی۔ نظم عزیزم کامل احمد نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ کے متعلق تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبد القادر شجیع، زعیم انصار اللہ گلبرگہ)

☆ مورخہ 31 مارچ 2019 کو مجلس انصار اللہ شموگہ (صوبہ کرناٹک) کی جانب سے یوم تبلیغ منایا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا جس کے بعد انصار، خدام اور اطفال مختلف وفود کی صورت میں الگ الگ علاقوں میں گئے اور تبلیغ کی اور لیف لیٹس تقسیم کیے۔ اس پروگرام میں شعبہ نور الاسلام کی جانب سے مکرم کاشف احمد صاحب اور مکرم طارق سلمان صاحب مبلغ سلسلہ بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (سید عبد اللہ، ناظم انصار اللہ شموگہ)

جلسہ یوم مسیح موعود

☆ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (صوبہ تلنگانہ) میں مورخہ 23 مارچ 2019 کو مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے قبل مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ، ہال لجنہ اماء اللہ اور اردگرد کے علاقہ میں وقار عمل کیا گیا۔ اس روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر اور درس القرآن کے بعد اجتماعی تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ مستورات کیلئے L.E.D اسکرین کے ذریعہ جلسہ کے پروگرام دیکھنے کا انتظام تھا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حبیب اللہ شریف صاحب نے کی۔ بعد ازاں چنتہ کنٹہ کے بعض اطفال نے عربی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہ خاکسار نے 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلبہ برادیان مختلفہ'' کے موضوع پر کی۔ مکرم محمود احمد رفیع صاحب نے ایک نظم پیش کی۔ آخری تقریر مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدر آباد نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام و مرتبہ'' کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب میں صدر جلسہ نے یوم مسیح موعود کی اہمیت بیان کرتے ہوئے شرائط بیعت کی روشنی میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کل تین سو افراد شامل ہوئے۔ علاقہ کے ایس آئی اور پولیس افسران بھی مدعو تھے۔ اس جلسہ کی چھ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ (محمود احمد بابو، امیر جماعت احمدیہ محبوب نگر)

☆ جماعت احمدیہ بھاگلپور (صوبہ بہار) میں مورخہ 23 مارچ 2019 کو مکرم مبارک احمد خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سید شائق احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم سالک احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر فہیم صاحب، مکرم سمیر احمد صاحب، مکرم خالد ایوب صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ کی مناسبت سے ایک محفل سوال و جواب بھی منعقد ہوئی جس میں خاکسار نے احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے۔ آخر پر صدر اجلاس نے شکریہ احباب پیش کیا۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج بھاگلپور)

☆ جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 23 مارچ کو مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب امیر ضلع گلبرگہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم طاہر احمد لاڈجی نے کی۔ نظم مکرم ڈاکٹر عبد الرؤف عابد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم نور الحق خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم وسیم نور صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبد القادر شجیع، زعیم انصار اللہ گلبرگہ)

جماعت احمدیہ ممبئی میں لازمی چندہ جات کی اہمیت پر خصوصی جلسہ

مورخہ 17 مئی 2019 کو ''الحق'' احمدیہ مسلم مشن ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا) میں مکرم مولوی وسیم احمد صدیق صاحب ناظر بیت المال آمد کی زیر صدارت ایک خصوصی جلسہ منعقد کی گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بشیر الدین صاحب انجینئر نے کی۔ نظم مکرم عبادت الحق خان صاحب نے پڑھی۔ خاکسار نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہ مکرم خالد احمد ملکانہ صاحب انسپکٹر بیت المال آمد نے لازمی چندہ جات کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئی)

……☆……☆……☆……

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 30 - May - 2019 Issue. 22

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور میری اطاعت کرنے والے نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی، تو خلیفہ وقت کی اطاعت تو عام امیر کی اطاعت سے بہت بڑھ کر ضروری ہے

ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ خلافت کی طرف سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شریعت اور سنت کے مطابق ہی احکام دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ اگر اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ اس سے ہٹ کر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24رمئی 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی آیات 52 تا 58 کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا:

حضور انور نے فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورۃ نور کی آیات ہیں اور آیت استخلاف یعنی وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں میں خلافت کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اس آیت سے پہلے کی بھی آیات ہیں اور بعد کی بھی آیات ہیں اور ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اطاعت اور حکموں پر عمل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اگر یہ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کا انعام دینے کا وعدہ پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن میں بدلے گا اور دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچائے گا۔

ہر بات اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمادی کہ تم ہزار دعویٰ کرو کہ تم مؤمن ہو ایمان لانے والے ہو لیکن جب تک ہر امتحان اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکامات پر شرح صدر اور کامل یقین سے عمل نہیں کروگے کامیابی نہیں مل سکتی۔ پس حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں تو اکثر موقع پر یہ نظر آئے گا کہ اطاعت کے وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں۔ ان آیات میں اتنی بار جو اطاعت کا حکم آیا ہے یہ خلافت کے جاری رکھنے کے وعدے کے ساتھ آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے۔ پس خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور میری اطاعت کرنے والے نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔ تو خلیفہ وقت کی اطاعت تو عام امیر کی اطاعت سے بہت بڑھ کر ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے پتا لگا ہے کہ بعض صدران ایسے ہیں جنہوں نے جون میں اپنے ٹرم ختم ہونے سے پہلے کام چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہ صرف اس لئے کام کررہے تھے کہ ہم نے مستقل عہدیدار رہنا ہے۔ ایسی سوچ دینی کام میں خیانت ہے اور یہ باغیانہ سوچ ہے اور اپنے آپ کو خلافت کی اطاعت کے دائرے سے باہر نکالنے والی بات ہے کیونکہ اب خلیفہ وقت نے اس قاعدے کو منظور کرلیا ہے کہ صدر کی ٹرم چھ سال ہوگی اس لئے ہم بھی اب پوری طرح دلجمعی سے کام نہیں کریں گے۔ پس ایسے لوگوں کو تقویٰ سے کام لینا چاہئے اور خوف خدا کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر بیعت اس بات پر لی تھی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ کوئی عذر ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ امام وقت کی ہم نے بیعت کی اور جاہلوں میں شامل نہیں ہوئے۔ اگر ہمارے عمل اس کے بعد بھی جہالت والے رہے تو اپنے آپ کو عملاً اس بیعت سے باہر نکالنے والی بات ہوگی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بھی باہر نکل رہے ہوں گے۔ پس بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ بیعت کرکے اب وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہوجاوے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بڑی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو حکم دے تو ہم یہ کردیں گے اور وہ کر دیں گے۔ جب حکم دو تو اس پر پورے نہیں اترتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم زیادہ قسمیں نہ کھاؤ بڑے بڑے وعدے نہ کرو۔ اگر معروف اطاعت کرلو، ایسی اطاعت جو عرف عام میں اطاعت سمجھی جاتی ہے تو ہم سمجھیں گے کہ تم نے حکم مان لیا ورنہ صرف منہ کے دعوے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے بھی باخبر ہے اور تمہارے دلوں کی حالت سے بھی باخبر ہے۔ پس عام اطاعت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو اس کی عبادت بھی سنوار کر کرو۔ آجکل جو توجہ پیدا ہوئی ہے رمضان میں اس کو جاری رکھو اور قائم رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کے بندوں کے حق بھی ادا کرو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ہر قسم کے فتنہ سے بچو ہر قسم کے شر اور لڑائی اور جھگڑے سے بچو۔ اپنے اخلاق عمدہ کرو۔ ایسے اعلیٰ اخلاق ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق صاف نظر آنے لگ جائے۔ سچائی پر ہمیشہ قائم رہو غرض کہ تمام قسم کی نیکیاں کرنا ضروری ہے اور یہی معروف اطاعت ہے اسی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اسی بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا اور حکم دیا ہے۔ اور خلافت احمدیہ بھی ان باتوں کے کرنے کی طرف 111 سال سے توجہ دلا رہی ہے۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ خلافت کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شریعت اور سنت کے مطابق ہی احکام دیئے جاتے ہیں اور دیئے جاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ اگر اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ اس سے ہٹ کر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر خلافت کے فیض سے صحیح فائدہ اٹھانا ہے تو پھر نہ صرف اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ضروری ہے، دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی ضرورت ہے، کامل اطاعت خلیفہ وقت کی کرنی بھی ضروری ہے ورنہ پھر نافرمانوں میں شمار ہوگا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ پھر بیعت سے باہر ہو جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا رحم ہمیں اپنی رحمانیت اور رحیمیت کی چادر میں لے لے گا تو پھر دشمن کا ہر مکر اس پر الٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے بدترین انجام کو پہنچے گا انشاء اللہ۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کروں گا کہ کس طرح جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا جو ہر ایک کو بے چین کررہے تھے اور پھر خلافت نے سکون بخشا۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت بھی جماعت کی ذہنی کیفیت وہی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ کی تھی۔ ہم سب یہی سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی وفات نہیں پاسکتے۔ جب واقعی میں آپ کی وفات ہوگئی تو ہمارے لئے باور کرنا مشکل تھا کہ آپ فوت ہوچکے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش کو قادیان لایا گیا تو اسے باغ میں ایک مکان کے اندر رکھ دیا گیا۔ جماعت نے متفقہ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ لوگوں سے بیعت لیں۔ اس پر باغ میں تمام لوگوں کا اجتماع ہوا اور اسمیں حضرت خلیفہ اول نے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ مجھے امامت کی کوئی خواہش نہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی اور کی بیعت کرلی جائے لیکن ہم سب لوگوں نے متفقہ طور پر یہ عرض کیا کہ اس منصب خلافت کے اہل آپ ہی ہیں چنانچہ سب لوگوں نے آپ کی بیعت کرلی۔

حضور انور نے فرمایا: بعض روایات کے مطابق خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ اعلان بھی شائع کروایا تھا کہ رسالہ الوصیت کی رو سے ہمیں اپنا ایک واجب الاطاعت خلیفہ منتخب کرنا چاہئے اور اس کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نام پیش کیا تھا۔ ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت تو کرلی لیکن دل میں جو اطاعت خلافت کی سچی روح ہونی چاہئے وہ نہیں تھی اس لئے اس تدبیر اور فکر میں بھی رہتے تھے کہ کس طرح خلافت پر انجمن کو بالا کیا جائے اور پھر سب اختیار انجمن کے ذریعہ سے اپنے قبضہ میں لے لیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی آپ کی بیعت پر پندرہ بیس دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن مولوی محمد علی صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب کبھی آپ نے اس بات پر غور بھی کیا ہے کہ ہمارے سلسلہ کا نظام کیسے چلے گا۔ میں نے کہا اس پر اب اور غور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم نے حضرت مولوی صاحب کی بیعت جو کرلی ہے۔ وہ کہنے لگے وہ تو ہوئی پیری مریدی۔ سوال یہ ہے کہ اس سلسلہ کا نظام کس طرح چلے گا۔ میں نے کہا کہ میرے نزدیک اب یہ بات غور کرنے کے قابل ہی نہیں کیونکہ جب ہم نے ایک شخص کی بیعت کرلی ہے تو وہ اس امر کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح سلسلہ کا نظام قائم کرنا چاہئے۔ ہمیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر وہ خاموش تو ہو گئے مگر کہنے لگے کہ یہ بات غور کے قابل ہے۔ تو اس بات سے ان لوگوں کے اندرونی حالات کا پتا چل جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت بھی کسی مقصد کیلئے کی گئی تھی دل سے نہیں۔ اس لئے دلوں کے امن بھی قائم نہیں رہے۔ وہ لوگ کامل اطاعت کے اندر رہنا نہیں چاہتے تھے اور اس روحانی نظام کو بھی دنیاوی نظام کی طرح چلانا چاہتے تھے اور پھر نتیجہ بھی دیکھ لیا کہ اب نام کے یہ لوگ رہ گئے ہیں اور جو خلافت کے زیر سایہ جماعت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 212 ممالک میں قائم ہوچکی ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ تو خلافت سے وابستہ جماعت کو ترقی دے رہا ہے۔ جماعتیں پھیل رہی ہیں اور دور دراز ملکوں میں بیٹھے ہوئے بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھے ہوئے ہیں اور اس میں بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی بھی فرماتا ہے اور اُنہیں خلافت کی طرف لے کر بھی آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں مَیں ایک ذکر کرنا بھول گیا تھا کہ جب اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی تو مَیں کینیڈا کے سفر پہ تھا۔ تو بہرحال مجھ سے اینٹ پہ دعا کروا کے لے لی تھی اور اس مسجد کی بنیاد 10راکتوبر 2016ء کو دعاؤں کے ساتھ مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم نے رکھی تھی اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی قوم کا بھی اس میں حصہ ہے اور اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ چین میں بھی اسلام کو جلد پھیلانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ مکرم عثمان چینی صاحب کی بڑی خواہش تھی ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ چین میں کسی طرح احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ جائے۔ ہمیں جہاں ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کرنی چاہئے وہاں چین میں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی احمدیت اور حقیقی اسلام کے پھیلنے کیلئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad